محبت کے بعد

ثمینہ رحمت منال

Scanned with CamScanner

سب کچھ رواں دواں ہے محبت کے بعد بھی
خوشیوں کی کہکشاں ہے محبت کے بعد بھی

وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ میں مر ہی جاؤں گی
پر زندگی رواں ہے محبت کے بعد بھی

سنتی تھی میں جسے کبھی نفرت کی اوٹ میں
کانوں میں وہ اذاں ہے محبت کے بعد بھی

طاری تھا جس کا خوف محبت سے پیشتر
وہ شخص بدگماں ہے محبت کے بعد بھی

چاہت سے پہلے مجھ پہ اترتی تھی شاعری
میری غزل جواں ہے محبت کے بعد بھی

پہلے بھی اشک آنکھ سے ڈھلتے تھے شب ڈھلے
یہ سلسلہ رواں ہے محبت کے بعد بھی

میں نے یقین تجھ پہ کیا تھا دمِ الست
ایماں مرا جواں ہے محبت کے بعد بھی

پہلے بھی تارہ بن کے چمکتی تھی عرش پر
دل میں غزل جواں ہے محبت کے بعد بھی

اک دشت سے گزر کے میں آئی ہوں دیر بعد
اک دشت بے کراں ہے محبت کے بعد بھی

اشکوں کا لمس پہلے بھی گالوں کو بار تھا
یہ بوجھ تو گراں ہے محبت کے بعد بھی

دیوار و در میں رہتی تھی پہلے بھی تو منال
خالی ترا مکاں ہے محبت کے بعد بھی

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاعری

محبت کے بعد

ثمینہ رحمت منال

ISBN 978-9-69-728023-0
9 789697 280230 10800 >

تمثیل پبلی کیشنز۔ فیصل آباد۔ کراچی

Scanned with CamScanner

شاعری

ثمینہ رحمت منالؔ

جملہ حقوق بحق مصنفہ محفوظ ہیں

نام کتاب	:	محبت کے بعد
موضوع	:	شاعری
شاعرہ	:	ثمینہ رحمت منالؔ
سرورق	:	زاہد رومی
کمپوزنگ	:	نوید اقبال
مطبع	:	تمثیل پرنٹنگ پریس (فیصل آباد)
ناشر	:	تمثیل پبلیکیشنز (فیصل آباد۔کراچی)
اشاعتِ اوّل	:	مئی 2023ء
قیمت	:	پاکستان: 1000 روپے، انگلینڈ: 8 پاؤنڈ
تعداد	:	500

تمثیل پبلی کیشنز

فیصل آباد۔کراچی

0092 316 4077365 - 0092 335 8233757

Scanned with CamScanner

انتساب

اپنے دادا فتح دین

اور

دادی بسو بی بی

کے نام

اللہ انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

آمین

Scanned with CamScanner

اک دشت سے گزر کے میں آئی ہوں دیر بعد
اک دشتِ بے کراں ہے محبت کے بعد بھی

Scanned with CamScanner

فہرست

مضامین

1- سویا ہوا محل (ثمینہ رحمت منال) 10

2- ایک مکالمہ جو جاری ہے (اصغر ندیم سیّد) 12

غزلیں، نظمیں

☆-نعتِ رسول ﷺ 16

☆-شانِ حسینؓ 18

☆-ملن کی آس میں دل سے مٹا نہیں سکتی 19

☆-تھک گئی اشکوں کی میں بہتات سے 24

☆-اک کہانی سنا رہے ہیں تمہیں 26

☆-مبین چودھری 30

☆-تجھ سے پہلے میں مرنے والی نہیں 32

☆-اس نے اتنا شور مچایا اُف اللہ 36

☆-کمیٹی پارک کما لیہ 40

☆-ایک کہانی پڑھ کر 42

☆-ہوش کھونے کی کیا ضرورت ہے 43

☆-ہمارے مرنے پہ شہنائیاں بجائی گئیں 46

☆-تجھ کو کس بات پہ ہے مان اے اچھے دلبر 50

☆-وہ شخص جواب تک ہے مرے دل میں سمایا 51

Scanned with CamScanner

☆ - تجھ سے بچھڑی تو میں کچھ ایسے دہائی دوں گی 53
☆ - غموں کی گرد بدن سے ہٹا رہی ہوں میں 54
☆ - مجھ کو لگتا ہے مرے گھر میں بڑے ہیں اب بھی 55
☆ - بانو ارشد 56
☆ - میں اس کا پیار نہ پا کر بکھر ہی جاؤں گی 58
☆ - سدا تُو دیر سے آئے ضروری تو نہیں جاناں 61
☆ - میں نے تو تم سے کوئی بھی شکوہ کیا نہیں 64
☆ - موت کو تھامیں گے صدمے میں نہیں آئیں گے 66
☆ - نکہت ورنگِ چمن باغ یہ سارا مانگے 68
☆ - تھوڑی دیر رک جاؤ بارشوں کے موسم میں 70
☆ - خوشی سے کام یہی میرے یار کرتے ہیں 72
☆ - دل نہ ہوتا تو تجھ سے رشتہ کیا 74
☆ - سانحے ہم پہ کتنے بیت گئے 75
☆ - مٹھی میں دبا سچ ہے میں ہاتھ ہی کیوں کھولوں 76
☆ - ہم پیار کی سرحد سے گزر کیوں نہیں جاتے 78
☆ - قطرہ قطرہ بارشوں کا داغ دھونے آئے گا 80
☆ - آنکھوں کو خواب، خواب کو بینائی دے گیا 82
☆ - پھر تصور سے کوئی اتر جائے گا 84
☆ - رات کے جسم پر کوئی تارا نہیں 85
☆ - آنکھ کی زمینوں میں اشک مہکا رہتا ہے 88
☆ - شازیہ عالم شازی 91
☆ - وفاداری نبھانا چاہتا ہے 92

Scanned with CamScanner

☆-جن گلابوں کے لیے آباد ہیں	94
☆-امجد اسلام امجد کی وفات پہ	96
☆-سبھی کے قد نکلتے جارہے ہیں	98
☆-سایہ ہے میرا تیرے لئے سائبان سا	102
☆-بلوچستان میں موت	103
☆-منڈیوں میں شہروں کے گر رہے ہیں بھاؤ بھی	106
☆-ہوسفر بن راہبر اچھا نہیں لگتا مجھے	107
☆-تمھیں سے ہم نے سیکھا ہے وفاؤں کا صلہ دینا	108
☆-وہ مجھے چھوڑ گیا ہو جیسے	109
☆-ساتھ ہی مرنے کا وعدہ ہے بھلا مت دینا	110
☆-شہرِ جنوں کی حد میں بھی داخل نہیں ہوئے	111
☆-دل تیری محبت سے بوجھل ہی نہیں ہوتا	112
☆-تم اگر سمٹ پاؤ میرے ٹوٹ جانے پر	113
☆-جیون کی بھول بھلیوں میں کب میں نے تمھیں بھلایا ہے	114
☆-اس نے پاس آنا تھا آ کے لوٹ جانا تھا	115
☆-یشم یسل	118
☆-سزا	120
☆-پاک فوج	121
☆-زندگی	122
☆-دھماکہ	124
☆-وہ ملاقات پرنہیں آتی	126
☆-میں جنت کی ٹھنڈی ہوا چاہتی ہوں	128

Scanned with CamScanner

☆ - بندے زمین پر نہ فلک پر خدا اترا 130

☆ - چہروں پہ لکھے لوگوں کے صدموں کو پڑھا کر 132

☆ - تارے توڑ کے لا نہیں سکتی 133

☆ - کہا اس نے زمینوں پر جنھیں چلنا نہیں آتا 136

☆ - میرے سر سے تو سائبان نہ لے 138

☆ - دعا 139

☆ - بابا فریدؒ کے کلام کا اردو ترجمہ 141

☆ - نیند اچھی ہے ترے خواب نے مرنے نہ دیا 142

☆ - حضرت بی بی خدیجہؓ کے یومِ وفات پر 144

☆ - اب آن ملو ہم سے 146

☆ - ہجر و وصل 149

☆ - چاند 150

☆ - راحم بلال 151

☆ - نازیہ حسن 154

☆ - ننھے بہادر 155

☆ - سیاسی پیشکش 156

☆ - غریب کسان 157

☆ - ایک لکھاری اک بیوپاری 158

☆ - پاگل لڑکی روٹھ نہ جانا 161

☆ - کوئی آتا نہیں 163

☆ - اے بادِ صبا 165

☆ - بیس برس 167

Scanned with CamScanner

☆-پتھر کی دھڑکن 168
☆-رقص 169
☆-گیت 171
☆-خوابیدہ آرزو 173
☆-کیا ضروری ہے 175
☆-ماسی ماں 177
☆-مجھ ایسے کئی لوگ جوانی میں مرے ہیں 179
☆-زیادہ نام کمانے میں ماری جاؤں گی 180
☆-کاش نہ تم کو جانے دیتے 182
☆-سب کچھ رواں دواں ہے محبت کے بعد بھی 184
☆-نرم گلاب 186
☆-جب راہ میں شام پڑے 188
☆-صحبت 190
☆-زندگی کے دکھوں کی کہانی ہے تُو 191
☆-میری ہمت بڑھا رہا ہے وہ 192
☆-شرط 196
☆-پرندے چہچہاتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے 197
☆-تُو بھی لوٹ کے آ ہرجائی 198
☆-میں جب بھی دیکھتی ہوں پھول کوئی 200
☆-گھڑی میں کیا ہے تم کو بتایا نہ جائے گا 203
☆-اس نے میرا نام پکارا بسم اللہ! 205
☆-آنسوؤں سے لکھی کہانی ہوں 207

Scanned with CamScanner

سویا ہوا محل

بچپن میں ایک کہانی پڑھی تھی جس میں ایک محل میں موجود ہر چیز کے ساتھ ساتھ اس محل کے افراد اور شہزادی بھی سو جاتے ہیں اور آخر میں ایک شہزادے کے آنے سے وہ طلسم ٹوٹتا ہے۔ وہ علامتی کہانی تھی اور بہت خوب تھی۔

میں ۱۹۸۸ء میں گرل گائیڈ کیمپ میں شرکت کے لئے انگلینڈ آئی اور کیمپ کے بعد ایسے حالات و واقعات پیش آئے کہ میں بھی گہری نیند سو گئی مگر میرے ارد گرد ہر چیز جاگتی رہی۔ سویا ہوا انسان آدھا مرا ہوا انسان ہوتا ہے جسے کچھ پتہ نہیں ہوتا کے نیند کے دوران اس کے ساتھ کیا حالات و واقعات پیش آئے۔ چوبیس سال بعد میرا یہ طلسم ٹوٹنا شروع ہوا تو پتہ چلا کہ سب کچھ بدل چکا ہے، دنیا بہت آگے نکل چکی ہے مگر میں خواب سے آگے نہیں نکل سکی، یوں سمجھ لیں کہ میری عملی زندگی کا آغاز ہی اب ہوا ہے۔

میں نے پہلے ''محبت سے پہلے'' لکھی تو اس میں یہ نہیں لکھا کہ محبت سے پہلے دنیا میں کیا تھا وہ اس لیے نہیں لکھا کی محبت سے پہلے دنیا میں کچھ تھا ہی نہیں۔ اب ''محبت کے بعد'' لکھی ہے کہ دنیا کا آغاز ہی محبت کے بعد ہوا تھا اور یہ محبت کسی نہ کسی صورت میں دنیا کو قائم و دائم رکھے ہوئے ہے۔ میری زندگی میں یہ محبت بہن بھائیوں، اولاد اور علم و ادب سے محبت کی صورت میں موجود رہی ہے۔ میرے بہن بھائی میری وہ طاقت ہیں جس نے نیند کے عالم میں میری حفاظت کی اور پھر میرے دونوں بیٹے طلسم کو توڑنے والے شہزادے بن کر میری زندگی میں لوٹ آئے۔

میرے وہ دوست احباب میرے لیے بہت واجب الاحترام ہیں جنھوں نے میری ادب سے محبت کو کتابی شکل میں لانے کے لیے میری مسلسل حوصلہ افزائی کی اور میں اپنی کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر پائی۔ ان دوستوں میں جبار واصف، افتخار حیدر، ناصر بشیر، احسان شاہد، ولایت فاروقی اور سب سے بڑھ کر عطاء الحق قاسمی صاحب کے نام نمایاں ہیں۔ میں اپنی دوست شبین سیف کا بھی خصوصی شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی اور ریحانہ روحی صاحبہ کا بھی تہ دل سے شکریہ جنہوں نے میرے کلام کو سمجھا اور پذیرائی کی۔

وہ لوگ جو مجھے گہری نیند سلا کر یہ سمجھ رہے تھے کہ میں اب بقیہ زندگی میں جو بھی شاعری یا نثر لکھوں گی وہ میرے لیے حرفِ خواب ہی رہ جائے گا اور میرا کلام ان لوگوں کی کتابوں کی شکل میں دنیا کے سامنے آتا جائے گا وہ لوگ میرے طلسم کے ٹوٹنے سے بدمست ہو چکے ہیں، اب وہ کیا کریں گے یہ تو مجھے پتہ نہیں مگر مجھے یہ ضرور پتہ ہے کہ میری شاعری اب ادبی چوروں کی کتابوں اور نام نہاد ادبی اثاثوں کی بجائے میری اپنی کتابوں کی شکل میں خاص و عام تک پہنچتی رہے گی۔ اسی لیے میں اپنی یہ چوتھی کتاب بھی آپ کی دسترس اور حفاظت میں لے آئی ہوں، اسے پڑھیے اور اپنی قیمتی آراء سے نوازیے۔ شکریہ!

ثمینہ رحمت منال

00447884016979

برسٹل (انگلینڈ)

Scanned with CamScanner

ایک مکالمہ جو جاری ہے

کنیئرڈ کالج لاہور سے ثمینہ رحمت منالؔ کا جو سفر طالب علمانہ ذہانت سے شروع ہوا تھا وہ زندگی کے نشیب و فراز اور زمانے کے مدّ و جذر سے گزر کر اب زندگی کی بصیرت کے کنارے آ پہنچا ہے۔ اس دوران ثمینہ رحمت منالؔ نے پاکستان سے انگلستان تک کئی جذباتی، کئی فکری منازل طے کی ہوں گی۔ ان کے تین شعری مجموعوں: ''گل بلوئی''، ''اور کیا چاہیے'' اور ''محبت سے پہلے'' کے بعد اب چوتھا مجموعہ میرے سامنے ہے، تازہ دم شاعرہ کو بہت کچھ ابھی کہنا ہے کہ جو کچھ اس پر بیتی ہے وہ مکمل تخلیقی تابانی کے ساتھ کہنے کے سفر میں ہے۔ اسے ابھی زندگی کے ساتھ مکالمہ کرنا ہے یہ چاروں مجموعے ثمینہ رحمت منالؔ کے زندگی سے مکالمے کی شکل میں ہیں۔ وہ کسی محبوب سے مخاطب نہیں ہے، وہ کسی زمانے سے شاکی نہیں ہے کسی ہم عصری سماج سے کوئی تقاضا نہیں رکھتی، وہ تو بے حد سادہ اور بے ساختہ مزاج کے ساتھ زندگی کو دوست بنا کر اس سے مکالمہ کر رہی ہے۔

یہ مکالمہ دراصل ثمینہ رحمت منالؔ کی زندگی کا شعری تجربہ بھی ہے اور شعری اظہار بھی ہے۔ میں نے جو درد، جو احتجاج، جو مزاحمت، جو شکایت ایک عورت کی تخلیقی آواز میں پایا ہے وہ پوری دنیا کی عورتوں کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک اجتماعی آواز بن رہا ہے۔ بظاہر کہیں نیم رومانوی، کہیں نیم سماجی، کہیں نیم جذباتی، کہیں مکمل انسانی اظہار ثمینہ رحمت منالؔ کی شاعری کا مرکزی حوالہ دکھائی دیتا ہے لیکن فکری دھارے بے شمار سمتوں میں گردش کر رہے ہیں ایک حوالہ مُکھی شاعرہ کے اضطراب میں کروٹیں لے رہا ہے۔

یقین کریں، میں محض ایک شاعرہ کی مدح سرائی کا کبھی قائل نہیں رہا مجھے اس شاعری کے بین السطور یہ ساری کیفیات محسوس ہوئی ہیں۔ بظاہر شعر الفاظ کی بنت ہوا کرتا ہے لیکن وہ استعارہ بھی ہوتا ہے۔اب عام لفظوں کو استعارہ بنانے کا ڈھنگ یوں اچانک نہیں آجاتا اس کے لیے تہ در تہ تجربوں اور اظہار کی عمل داری ہوتی ہے۔ثمینہ رحمت منال نے یہ تہ داری حاصل کرنے کے لیے کہیں اپنے جذبات، کہیں اپنی زندگی اور کہیں اپنی حیثیت کو قربان ضرور کیا ہے۔

مجھے اس شاعری کو تسلسل میں پڑھتے ہوئے ارتقاء بھی دکھائی دیا ہے اور فکری پرداخت کا پتہ بھی ملا ہے۔ میں یورپ یا امریکہ کی کسی شاعرہ سے اس لیے متاثر نہیں ہوسکتا کہ میں خود تیس سالوں سے ان علاقوں کے شعری حوالوں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔میری دو بیٹیاں اور ایک بیٹا ماشاءاللہ اپنی اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں اس لئے میں جانتا ہوں کہ وہ ہمارے ٹیلنٹ کو کس طرح استعمال کرتے ہیں۔ثمینہ رحمت منال کی ذاتی زندگی کو میں نے صرف اس پر لکھی تحریروں سے جانا ہے یا پھر اس کی شاعری کے جھروکوں سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔آپ سوچ رہے ہوں گے کہ میں نے اس کی شاعری کی کوئی مثال نہیں دی یہ بے حد آسان کام ہوتا ہے کہ چار چھے شعر جمع کر کے دو دو جملے لکھ کر بات بنالی جائے، میں یہ کام نہیں جانتا اس لیے کہ ثمینہ رحمت منال کی پوری شاعری میرے خیالات کی ترجمانی کر رہی ہے اور میں چیدہ چیدہ شعروں سے شاعرہ کو سمجھنا نہیں چاہتا، میں شاعرہ کو اس کے مکمل احساس اور تجربے میں جاننا چاہتا ہوں۔

اس چوتھے مجموعۂ کلام میں کہ کچھ شخصیات کے نام نظمیں اور غزلیں بھی ہیں اور جو اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ طویل غزل کا تجربہ کیا گیا ہے یوں تو قافیہ تنگ نہ ہو تو آپ سوا شعار بھی لکھ سکتے ہیں، ثمینہ رحمت منال نے کوشش کی ہے کہ احمد فراز کی طرز پر غزل لکھی جائے جس میں وہ فرماتے ہیں؛

''سنا ہے لوگ اسے آنکھ بھر کے دیکھتے ہیں''

Scanned with CamScanner

لیکن ثمینہ کی غزل احمد فرآز کی غزل سے تسلسل اور فکری اعتبار میں مختلف ہے۔
دراصل ثمینہ رحمت منال اپنے اظہار میں اپنی زندگی کا تسلسل لے کر چل رہی ہیں اسی وجہ سے ان کی شاعری میں تخلیقی گہرائی کا عنصر غالب آ گیا ہے یہ محض دکھوں اور محرومیوں کی شاعری نہیں بنتی یہ عورت کی سچائی، شناخت، ہمت، صداقت اور عزم کی علامت بن کر سامنے آتی ہے۔ ثمینہ رحمت منال مزاحمت کرنے والی ایک ایسی عورت ہے جو تمام عورتوں کی جنسی، نفسیاتی، اقتصادی اور سماجی آزادی کے لیے شاعری کے ذریعے جدوجہد کر رہی ہے۔ میں نے اس کی شاعری کو ایک مکمل METAPHOR میں بدلتے ہوئے دیکھا ہے۔
اب آپ میری باتوں کا مطلب ڈھونڈنے کے لیے اس کے چاروں مجموعے پڑھیں اور سمجھیں کہ وہ کون ہے اور کس سے مکالمہ کرنا چاہتی ہے، شائد مجھ سے کہ میں بھی اسی طرح سوچتا ہوں۔

اصغر ندیم سیّد
پانچ مئی ۲۰۲۳ء

Scanned with CamScanner

نعتِ رسول ﷺ

اپنی تقدیر آزمانی ہے
ایک نعتِ نبی ﷺ سنانی ہے

میں اکیلی نہیں ترے در پر
ساری دنیا تری دوانی ہے

مجھ پہ اتری ہے نعت کچھ ایسے
جیسے دریاؤں کی روانی ہے

Scanned with CamScanner

میں نے لکھنے ہیں موتی حرف بہ حرف
ایک تسبیحِ غم بنانی ہے

صبح جس میں حضور ﷺ آئے تھے
صبح وہ آج بھی سہانی ہے

ورد کرنا ہے اسمِ آقا ﷺ کا
اور نیکی کوئی کمانی ہے

چوم لوں سبز جالیوں کو منالؔ
دل نے خواہش حسین ٹھانی ہے

Scanned with CamScanner

شانِ حسینؑ

حاصل اسے قربِ رخِ معبود رہا ہے
شبیرؓ ہر اک دَور میں محمود رہا ہے

حق بات کی نصرت کو پیمبرؐ کا نواسہ
موجود ہے ، موجود تھا ، موجود رہا ہے!

جب نامِ یزید آیا تو ہر شخص پکارا
مردود ہے ، مردود تھا ، مردود رہا ہے

ہر عہد میں بچھ جاتا ہے حق والوں پہ کربل
انصاف ہر اک عہد میں محدود رہا ہے

اُس جیسا کوئی سجدہ بتا دے مرے مولا!
شبیرؓ کے سجدے کا تُو مسجود رہا ہے

لب پر ہے مرے نام حسین ابنِ علیؓ کا
یہ نام ہمیشہ مِرا مقصود رہا ہے

O

ملن کی آس میں دل سے مٹا نہیں سکتی
میں لاکھ چاہوں بھی تجھ کو بھلا نہیں سکتی

میں مسجدوں سے نمازی بھگا نہیں سکتی
میں مندروں سے پجاری ہٹا نہیں سکتی

کسی کلیسا سے گھنٹی چرا نہیں سکتی
مگر خدا پہ بھی ایمان لا نہیں سکتی

نہیں خدا یہ غریبوں کا اور ضعیفوں کا
میں اس خدا کو ، خدا بھی بلا نہیں سکتی

گرے ہوؤں کو زمیں سے اٹھا نہیں سکتی
مگر کسی کو زمیں پر گرا نہیں سکتی

شکم کی آگ کو لفظوں سے بھر تو سکتی ہوں
شکم کی آگ پہ روٹی پکا نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

میں اپنی غزلوں سے سورج بجھا تو سکتی ہوں
میں اپنی غزلوں سے چولھا جلا نہیں سکتی

ستم کے مارے ہوؤں کو بھلا ستائے کون!
جو رو رہے ہیں میں ان کو ستا نہیں سکتی

کسی نے ماتھے پہ بوسہ کیا تھا ثبت مرے
میں اس جبیں سے وہ بوسہ گرا نہیں سکتی

مجھے کہا ہے کسی نے کہ میں اپاہج ہوں
میں اپنے بچوں کو کچھ بھی سکھا نہیں سکتی

میں کیسے ان سے کہوں مر چکی ہوں میں کب کی
میں ہنسنے والوں کو جا کر رلا نہیں سکتی

یہ مانا تیرے بدن سے گلاب مہکیں گے
میں پھر بھی تجھ کو زمیں میں دبا نہیں سکتی

تمھاری جیت ہے لازم مری خوشی کے لیے
اگر میں چاہوں بھی تم کو ہرا نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

مری انا ہی ہے میرے غرور کا باعث
میں اپنے سر کو کہیں بھی جھکا نہیں سکتی

مجھے بھی شوق ہے نیکی کوئی کروں میں بھی
مگر میں بھوکوں کو کھانا کھلا نہیں سکتی

تو میرے وہم و گماں میں ہی رہ گیا باقی
میں اپنے سینے سے تجھ کو لگا نہیں سکتی

ستم تو یہ ہے جو تُو نے دیے ہیں زخم مجھے
وہ زخم میں تو کسی کو دکھا نہیں سکتی

مجھے زمین پہ رہنا ہے اپنے لوگوں میں
کوئی خیال میں اونچا اڑا نہیں سکتی

کبھی خیال کا ٹکراؤ ہو بھی جاتا ہے
کسی کا شعر کبھی میں چرا نہیں سکتی

میں اتنی درد کی دولت کما کے بیٹھی ہوں
کسی خوشی کے عوض کچھ گنوا نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

دکھوں کی بیوہ نے مجھ سے کہا ہے روتے ہوئے
میں اپنے ماتھے پہ جھومر سجا نہیں سکتی

بلاؤ ان کو ، کہو ، آ کے دیکھیں گھر میرا
جو کہہ رہے تھے میں کچھ بھی کما نہیں سکتی

وہ مجھ کو دیتا ہے طعنہ مری غریبی کا
سخن کی اس پہ میں دولت لٹا نہیں سکتی

مری انا کا تقاضا ہے تجھ سے دور رہوں
کہیں بھی جاؤں ترے پاس آ نہیں سکتی

کسی نے چہرے پہ تیزاب پھینک ڈالا تھا
میں اپنے چہرے سے چادر ہٹا نہیں سکتی

ستم ظریفوں نے چھینے ہیں پھول گلشن کے
میں اپنے بچوں کو اردو سکھا نہیں سکتی

میں ایک ماں ہوں مرا صبر آزمایا گیا
میں اپنے بچوں کے نزدیک جا نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

وہ مجھ سے دور ہیں اور جانے کیسے حال میں ہیں
میں ان کے لہجے میں خوشبو بسا نہیں سکتی

میں رُل گئی ہوں تجھے رول کر زمانے میں
میں گرد چہرے سے اپنے ہٹا نہیں سکتی

مجھے خبر ہے کہ ہم دونوں کو بچھڑنا ہے
مگر خبر یہ زباں پر بھی لا نہیں سکتی

ابھی بھی میری سماعت میں اس کی چیخیں ہیں
میں اپنے حصے کا بکرا بھی کھا نہیں سکتی

ہنسی اڑا کے مری ، مسخرا لگا ہنسنے
میں اس کو ہنسنے کا فن بھی سکھا نہیں سکتی

مرے قریب ، بہت ہی قریب آ جاؤ
میں تم سے دور ، بہت دور جا نہیں سکتی

جو بات تیرے مرے درمیاں ہوئی تھی منالؔ
وہ بات میں تو کسی کو بتا نہیں سکتی

○

تھک گئی اشکوں کی میں بہتات سے
خوف سا آنے لگا برسات سے

ڈر رہی ہو آدمی کے دم سے تم
کیا بھروسہ اُٹھ گیا اس ذات سے

اک ترا غم اک غمِ اولاد ہے
مر مٹوں گی میں انہی صدمات سے

رات بھی کالی ہے اور جگنو بھی کم
چاند تارے چھن گئے کیا رات سے

دل ہمارے ملک کا سلطان ہے
اس لیے بنتی نہیں سقراط سے

Scanned with CamScanner

تم نے بھی باتیں جنوں کی مان لیں
تم بھی باہر ہو گئے اوقات سے

جس کی بیٹی بھاگ جائے گھر سے خود
کیا شکایت وہ کرے بارات سے

میں بھی اب مکّے ، مدینے جاؤں گی
ہاں بلاوا آ گیا عرفات سے

وہ مرے جیون سے خود جائے نکل
جس کو ہے تکلیف میری ذات سے

گھر سے جو نکلا ہے کب گھر آئے گا
دل میں رہتے ہیں یہی خدشات سے

فرقے ہیں کچھ مسلمانوں میں اگر!
ہندو بھی دو چار ہیں طبقات سے

عشق پر مائل ہے دل لیکن مناؔل
ڈر رہی ہوں ہجر کی آفات سے

Scanned with CamScanner

○

اک کہانی سنا رہے ہیں تمھیں
نیند سے ہم جگا رہے ہیں تمھیں

تم نے ماں باپ کو رلایا تھا
اور بچے رلا رہے ہیں تمھیں

تھوڑا گزرے سمے کو یاد کرو
میرے آنسو شفا رہے ہیں تمھیں

Scanned with CamScanner

وہ جو ساتھی سفر میں بچھڑے تھے
اب وہ لینے کو آ رہے ہیں تمھیں

تم ہو لُوٹی ہوئی دکان کا مال
اور سب چور کھا رہے ہیں تمھیں

تم عمارت ہو ایک خستہ حال
اور معمار ڈھا رہے ہیں تمھیں

تم نے برباد کر دیا ہے ہمیں
پھر بھی ہم گنگنا رہے ہیں تمھیں

تم نے لُوٹا ہمارا تن من دھن
ہم عدالت میں لا رہے ہیں تمھیں

تم نے رستے میں روشنی کی تھی
ہم بجھانے کو آ رہے ہیں تمھیں

تم بہانے سے کھا رہے ہو ہمیں
ہم بہانے سے کھا رہے ہیں تمھیں

Scanned with CamScanner

تم نے جن کے پروں کو کاٹا تھا
وہی اُڑنا سکھا رہے ہیں تمھیں

ہم تمھیں دوڑنا سکھائیں گے
ابھی چلنا سکھا رہے ہیں تمھیں

یہ وہی ہیں نا! جن کو سینچا تھا
جو زمیں میں دبا رہے ہیں تمھیں

جن کی خاطر بنے تھے تم سیڑھی
اب وہ نیچا دکھا رہے ہیں تمھیں

دونوں پیروں میں بیڑیاں ڈالے
رقص کرنا سکھا رہے ہیں تمھیں

جن کو تم نے نوالے منہ کے دیے
وہی کچا چبا رہے ہیں تمھیں

وہ جو انگلی پکڑ کے چلتے تھے
انگلیوں پر نچا رہے ہیں تمھیں

Scanned with CamScanner

اپنے سینے کو آگ میں رکھ کر
ہم تو جلنا سکھا رہے ہیں تمھیں

باغ میں لے کے آئے ہیں تم کو
اور چہکنا سکھا رہے ہیں تمھیں

توڑ بیٹھے ہیں سب کھلونوں کو
اب بہلنا سکھا رہے ہیں تمھیں

تم انھیں گھومنا سکھاؤ گے
جو زمیں پر گھما رہے ہیں تمھیں

تم نے جن کو زوال بخشا تھا
وہ زمیں سے اٹھا رہے ہیں تمھیں

خواب یوں مہربان ہیں تم پر
نیند گہری سلا رہے ہیں تمھیں

سو بھی جاؤ منال چین کی نیند
چند سپنے بلا رہے ہیں تمھیں

Scanned with CamScanner

مبین چودھری

جو کہ سب کے دل میں مقیم تھا وہ مبین تھا
جو جوازِ بادِ نسیم تھا وہ مبین تھا

وہ جو حق کے رستے پہ چل رہا تھا علم لیے
جو وطن فروشوں سے لڑ رہا تھا قلم لیے
وہ تھی جس کی ساری سپاہ اس کے قدم لیے
وہ جو بات کرتا تھا سچ کی ، سچ کے بھرم لیے
جو قلم کی حرمت کا پاس تھا وہ مبین تھا
وہ کہ جس کا دل بڑا خاص تھا وہ مبین تھا

وہ جو دوستوں کے ہجوم میں تھا گھرا ہوا
وہ محبتوں کے تھا درمیان پڑا ہوا
وہ بڑا تھا اور تھا حق کے ساتھ بڑا ہوا
وہ قلم کے زور پہ سچ کے ساتھ کھڑا ہوا
وہ کہ جس کے لب پہ سوال تھا وہ مبین تھا
جسے اپنے فن میں کمال تھا وہ مبین تھا

Scanned with CamScanner

وہ مبین ہے جو کہ اب بھی اپنی صفوں میں ہے
اور اسی کا خون قلم کی ساری نسوں میں ہے
وہ ہر ایک سمت دکھائی دے گا زمین پر
وہ ہر اک خبر تک رسائی دے گا زمین پر
جو دبائی تم نے کوئی خبر بھی زمین میں
تو وہ آسماں سے دہائی دے گا زمین پر
جو تمھارے لفظوں کو دنیا والوں نے پڑھ لیا
تو تمھارا چہرہ دکھائی دے گا زمین پر
وہ جو نیک نامی کمائی تم نے تھی عمر بھر
وہ تمھارے بچوں کے کام آئے گی ہر سمے
کبھی اشک بن کر ٹپک پڑو گے اس آنکھ سے
جو تمھاری بیوہ کو یاد آئے گی دن ڈھلے
ہے تمھارے حق میں منال کی بھی دعا یہی
تُو مسافرانِ وفا کا ٹھہرے گا راہبر
کہ خدا تمھیں بھی خدائی دے گا زمین پر

Scanned with CamScanner

تجھ سے پہلے میں مرنے والی نہیں
آج کی شب گزرنے والی نہیں

مت ڈرا مجھ کو تُو کسی غم سے
میں زمانے سے ڈرنے والی نہیں

میں محبت تلاش کر لوں گی
میں دکھوں سے نمٹنے والی نہیں

میں نے صحرا کی خاک چھانی ہے
میں مسافت سے تھکنے والی نہیں

Scanned with CamScanner

آگ پر اشک اپنے رکھ دوں گی
میں محبت میں جلنے والی نہیں

اپنے بچے کو چاہے کچھ کہہ لوں
میں ترا نام رکھنے والی نہیں

اک بلا ہے بھری جوانی بھی
اور بلا ایسی ٹلنے والی نہیں

تیرے بوسے کے پیار کی بندی
میرے ماتھے پہ ٹکنے والی نہیں

عشق اور عشق بھی جوانی کا
یہ کہانی تو کہنے والی نہیں

میں نے رکھا ہے تیرا نام جنوں
میں تجھے "آپ" کہنے والی نہیں

اپنا رستہ میں خود بناؤں گی
تیرے رستے پہ چلنے والی نہیں

Scanned with CamScanner

یہ ہے لمبی شبِ فراق سے بھی
داستاں میری سننے والی نہیں

تُو اندھیرے میں مجھ کو چھوڑ گیا
جو بھی ہو میں بھٹکنے والی نہیں

تُو مجھے دکھ ہی دے گیا ایسا
میں کسی سے سنبھلنے والی نہیں

میں تو لہجہ گلاب رکھتی ہوں
میں کسی کو بھی چبھنے والی نہیں

جو بجھے گا اسے جلا دوں گی
روشنی ہوں میں بجھنے والی نہیں

تُو مرا دیکھ لے بناؤ سنگھار
میں ترے بعد سجنے والی نہیں

اب کوئی بھی نہیں ہے تھیٹر میں
اب تو تالی بھی بجنے والی نہیں

Scanned with CamScanner

تم نے آنے میں دیر کر دی ہے
اب کوئی بات بننے والی نہیں

تم نے زنجیر ہی نہیں کھینچی
اور اب گاڑی رکنے والی نہیں

تم نے قصہ ہی ایسا چھیڑ دیا
اشک برسات تھمنے والی نہیں

جب مرا وقت ہو گا جاؤں گی
میں تری موت مرنے والی نہیں

تیز آندھی چلی ہے تیرے بعد
اور میں اس سے بچنے والی نہیں

تُو نے دل سے مجھے نکالا ہے
اب میں واپس پلٹنے والی نہیں

تُو نے کھینچی ہے جس جگہ سے زمیں
میں وہاں پاؤں دھرنے والی نہیں

Scanned with CamScanner

میں تو پیار میں حد سے گزرنے والی تھی
لیکن اس نے ہوش دلایا اُف اللہ!

مالک سب ماؤں کی آنکھیں ٹھنڈی رکھ!
تُو نے اک ماں کو تڑپایا اُف اللہ!

کون بھلا تکلیف یہ اُس کی سمجھے گا
جس عورت نے گھر نہ بسایا اُف اللہ!

تیرے پیار کی تتلی اس پر آ بیٹھے
پھولوں سے گلدان سجایا اُف اللہ!

میری کشتی گھری ہوئی تھی طوفاں میں
مولا نے ساحل سے لگایا اُف اللہ!

جب جب میری آنکھ سے بارش ہوتی تھی
تب تب تُو نے مینہ برسایا اُف اللہ!

اس میں سرخی چُھپی تھی میرے مرنے کی
صبح کا جو اخبار اٹھایا اُف اللہ!

Scanned with CamScanner

کمیٹی پارک کمالیہ

بابا! مجھ کو یاد ہے اب تک
ہاتھ پکڑ کر آپ کا جب میں
شہر کے پارک میں جاتی تھی

کلیوں کی شاخوں کو پکڑ کر
ان کو خوب ہلاتی تھی
پھولوں کی پتّی پتّی سے
گرتی اوس اٹھاتی تھی

بابا! مجھ کو یاد ہے اب تک
دیکھ کے تتلی کو اڑتے میں
اس کے پیچھے بھاگتی تھی اور
خود تتلی بن جاتی تھی

Scanned with CamScanner

ایک درخت کے نیچے بابا!
کتنی انجیریں ہوتی تھیں!
میں جو پانی سے دھوتی تھی
اور مزے سے کھاتی تھی

شہر کے جب بازار میں کوئی
طوطوں کے پنجرے لاتا تھا
ان کو بیچنے آتا تھا

اس کو کمپنی باغ لے جا کر
تم پنجروں کو کھولتے تھے تو
طوطے خوشی سے ہنستے ہنستے
دور فضا میں اڑ جاتے تھے

بابا! لوٹ کے آجاؤ نا۔۔
میں پنجرے میں قید ہوں بابا!
بابا! مجھے چھڑا جاؤ نا۔۔

Scanned with CamScanner

ایک کہانی پڑھ کر

اپنے بڑوں کا بدلہ لینا پڑ گیا تھا
ایک گدھے کو شوہر کہنا پڑ گیا تھا

خون کی اک ندی تھی اور ناپاکی بھی
مجھ کو بھی اس ندی میں بہنا پڑ گیا تھا

جس کو پہن کر میں پیتل کی ہو گئی تھی
میرے گلے میں ایسا گہنا پڑ گیا تھا

اور کسی کی ہو گئی اس کو چھوڑ کے میں
زخمِ جدائی مجھ کو سہنا پڑ گیا تھا

ایک مکاں تھا نفرت کا ہم دونوں تھے
آگ نما اس گھر میں رہنا پڑ گیا تھا

Scanned with CamScanner

ہوش کھونے کی کیا ضروت ہے؟
خواب بونے کی کیا ضرورت ہے؟

زندگی سے جو ہاتھ دھو بیٹھے
ان پہ رونے کی کیا ضرورت ہے؟

تیری محفل میں سب ہیں قد آور
مجھ سے بونے کی کیا ضرورت ہے؟

Scanned with CamScanner

چھینٹ کوئی نہیں ہے دامن پر
ہاتھ دھونے کیا کیا ضرورت ہے؟

پاس تیرے نہیں کوئی روٹی
تجھ کو پونے کی کیا ضرورت ہے؟

خواب آتا نہیں کبھی کوئی
ہم کو سونے کی کیا ضرورت ہے؟

جو کبھی پاس تیرے تھا ہی نہیں
اس کو کھونے کی کیا ضرورت ہے؟

میرے بن بھی گزارا ممکن ہے
میرے ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

زندگی بوجھ ہے تو ختم کرو
اس کو ڈھونے کی کیا ضرورت ہے؟

Scanned with CamScanner

راستے ہو گئے جدا کب کے
ساتھ سونے کی کیا ضرورت ہے؟

دائرے میں یہ کام کیا دے گا
کسی کونے کی کیا ضرورت ہے؟

آنکھ اس طرح نم نہیں ہوتی
شب بھگونے کی کیا ضرورت ہے؟

تیرے ہاتھوں میں ایک عورت ہے
پھر کھلونے کی کیا ضرورت ہے؟

میں تو کب کی گزر چکی ہوں منال
مجھ کو رونے کی کیا ضرورت ہے؟

Scanned with CamScanner

○

ہمارے مرنے پر شہنائیاں بجائی گئیں
ہجومِ درد کی تنہائیاں دکھائی گئیں

جو مفلسوں کے لیے صبح دم بنائی گئیں
وہ جان بوجھ کے سب روٹیاں جلائی گئیں

وہ جن سے گھر کا کوئی تالا ہی نہ کھلتا تھا
ہمارے ہاتھ میں وہ چابیاں تھمائی گئیں

Scanned with CamScanner

نئے مکان کی تعمیر ہونا تھی جن سے
ہمارے سامنے وہ لکڑیاں جلائی گئیں

جو گھر ہمارا تھا اور نہ ہمارا دفتر تھا
ہمارے نام کی واں تختیاں لگائی گئیں

تمہارے شہر میں جو ناچنے کو آئی تھیں
ہمارے گاؤں سے وہ لڑکیاں بلائی گئیں

وہ شخص شہر کے حاکم کا کچھ تو لگتا ہے
کہ جس کے واسطے سب سختیاں ہٹائی گئیں

ہمارے جسموں کو نوچا گیا گھسیٹا گیا
ہماری روح کی یوں دھجیاں اڑائی گئیں

جو اپنے باپ کی آواز بن کے نکلی تھیں
ہمارے شہر سے وہ بیٹیاں اٹھائی گئیں

Scanned with CamScanner

اجیر اینٹیں اٹھاتے مکاں بناتے رہے
اور آجروں کے یہاں چھٹیاں منائی گئیں

پلٹ کے آ بھی تو سکتی تھیں وہ ہماری طرف
ہمارے سامنے جو کشتیاں جلائی گئیں

وہ جن کے نام کی پہچان ہی نہیں کوئی
انھیں کے نام کی سب تختیاں سجائی گئیں

عجیب وقت تھا آلِ نبیؐ کی غربت کا
شریف زادیاں دربار میں جو لائی گئیں

پھر آسمان سے ابرِ کرم برسنے لگا
کئی یتیموں کی جب شادیاں کرائی گئیں

وفا کے دام وہاں پر بہت ہی کم ٹھہرے
جفا کے شہر میں جب بولیاں لگائی گئیں

Scanned with CamScanner

ہمارے واسطے اترا ہے آسمان سے ابر
ہمارے واسطے سب وادیاں بنائی گئیں

ہمارے دل میں کئی خوش جمال آئے منالؔ
ہمارے دل میں کئی محفلیں سجائی گئیں

کوئی بھی قفل کبھی جن سے کھل سکا نہ منالؔ
ہمارے ہاتھ میں وہ چابیاں تھمائی گئیں

Scanned with CamScanner

○

تجھ کو کس بات پہ ہے مان اے اچھے دلبر!
چاہنا تجھ کو تھا آسان اے اچھے دلبر!

تُو بچھڑ کر تو ذرا دیکھ کسی دن مجھ سے
بن کے تو دیکھ تو انجان اے اچھے دلبر!

میں دل و جان بڑے مان سے واروں تجھ پر
تُو ذرا بات مری مان اے اچھے دلبر!

تجھ سے پہچان بنی سارے زمانے میں مری
بن گئی میں تری پہچان اے اچھے دلبر!

اور کیا تجھ سے کہوں تُو ہی مرا سب کچھ ہے!
تُو مرا دل ہے، مری جان اے اچھے دلبر!

آج کہتی ہے منالؔ آج نہ نکلو گھر سے
آج بارش کا ہے امکان اے اچھے دلبر!

O

وہ شخص جو اب تک ہے مرے دل میں سمایا
میں دوڑ کے آئی مجھے جب اس نے بلایا

میں ڈوبنے والی تھی مجھے پار لگایا
کوئی تو ہے جس نے مرے بیڑے کو بچایا

تُو نے تو شجر کاٹ کے اک گھر ہے بنایا
اور میں نے فقط باغ سے اک پھول چرایا

دکان کوئی لی ہے نہ گھر کوئی بنایا
اس شہر میں ہم نے تو فقط نام کمایا

ہے کوئی تو جس نے بھری دنیا ہے بنائی
ہے کوئی تو ، فرصت سے تجھے جس نے بنایا

Scanned with CamScanner

جیون کی کہانی مَیں تجھے کیسے سناؤں
کیسے مَیں بتاؤں کہ مجھے کس نے رلایا

شائد کہ کسی دور میں ہو قدر بھی اپنی
اِس دور کے لوگوں نے تو بس ہم کو ستایا

کوئی تو ہے رازق کہ سدا جس کے بھروسے
اتنا تو کمایا نہ تھا جتنا ہے اڑایا

ہم نے بھی اندھیرے میں کہی ہیں کئی غزلیں
تم نے بھی تو ویرانے میں اک شہر بسایا

اس مولا نے ، کیا خوب ترا روپ بنایا!
اس روپ پہ تو نے کوئی بہروپ سجایا

لوگوں نے منالؔ اس کا فقط فیض اٹھایا
شاعر تو تجھے اصل میں رب نے ہے بنایا

○

تجھ سے بچھڑی تو میں کچھ ایسے دہائی دوں گی
اتنا چیخوں گی فلک کو بھی سنائی دوں گی

تُو مجھے گھر میں اگر رکھے گا قیدی کی طرح
تو تری قید سے میں خود کو رہائی دوں گی

میں ہَوا بن کے تجھے چھو کے گزر جاؤں گی
نہ سنے گا تُو مجھے اور نہ دکھائی دوں گی

تُو جو خوشبو کی طرح مجھ میں سما جائے گا
میں ترے ہاتھ میں سب اپنی کمائی دوں گی

تُو اگر مجھ پہ لگائے گا کوئی بھی تہمت
میں کہ جرگے میں کھڑے ہو کے صفائی دوں گی

تُو اگر میری محبت کو خدا مانے گا
میں خدا بن کے تجھے ساری خدائی دوں گی

ایک دن جاؤں گی میں چھوڑ کے دنیا لیکن
اپنے بچوں کو کبھی نہ جدائی دوں گی

○

غموں کی گرد بدن سے ہٹا رہی ہوں میں
خوشی نہیں ہے مگر مسکرا رہی ہوں میں

ہمارے گھر میں کہاں سے یہ آ گیا سورج
غموں کی دھوپ سے خود کو جلا رہی ہوں میں

یہ دوڑ عمر کی میں اب نہ دوڑ پاؤں گی
میں تھک چکی ہوں سو خود کو گرا رہی ہوں میں

میں کس سے روٹھوں کوئی میرے پاس ہے ہی نہیں
میں خود سے روٹھی ہوں خود کو منا رہی ہوں میں

مرا وجود مری زیست کا حوالہ ہے
گری ہوئی ہوں سو خود کو اٹھا رہی ہوں میں

جو زندگی کے عوض موت دے گیا ہے منالؔ
اسی گزشتہ کو واپس بلا رہی ہوں میں

Scanned with CamScanner

O

مجھ کو لگتا ہے مرے گھر میں بڑے ہیں اب بھی
ایک دو پیڑ بڑے بن کے کھڑے ہیں اب بھی

میرے شانوں پہ ترے ہاتھ دھرے ہیں اب بھی
خالی دو چائے کے کپ پاس پڑے ہیں اب بھی

اب بھی بہتے ہیں مری آنکھوں سے آنسو تیرے
کچھ نگینے مری پلکوں پہ جڑے ہیں اب بھی

میں تجھے بھول نہیں پائی ہوں اک مدت سے
تیر یادوں کے مرے دل میں گڑے ہیں اب بھی

تُو کہ اب مر بھی چکا ، سو بھی چکا مٹی میں
مجھ کو لگتا ہے مرے نین لڑے ہیں اب بھی

دہر میں ، گزرے زمانوں کی طرح نفرت ہے
اب بھی فرقے ہیں بہت اور دھڑے ہیں اب بھی

تھک گئی منزلِ مقصود کی خواہش میں منالؔ
اب بھی دو گام نہیں، کوس کڑے ہیں اب بھی

Scanned with CamScanner

بانو ارشد

غنچہ و پھول ہے ، خوشبو ہے یہ بانو ارشد
باغ میں جیسے ہر اک سُو ہے یہ بانو ارشد

رحمتِ باراں ہے میدانِ ادب میں جیسے
عشق کی ہوک ہے صحرائے نجف میں جیسے
اک دعا لپٹی ہوئی ایک تڑپ میں جیسے
اپنے قاری سے ہو مصروف جھڑپ میں جیسے
شعر کے ماتھے کی ابرو ہے یہ بانو ارشد

Scanned with CamScanner

اس کے الفاظ کی چھن چھن مجھے چونکاتی ہے
اس کے لہجے کی یہ دھڑکن مجھے تڑپاتی ہے
اس کے انداز کی چلمن مجھے مہکاتی ہے
اس کے ہر طنز کی دلہن مجھے شرماتی ہے
وقت کے پاؤں میں گھنگھرو ہے یہ بانو ارشد

اپنے کردار کی ہر طور ضیا ہے اس میں
تھانوی رنگ ہے، خوشبو ہے، ادا ہے اس میں
اس کی تم سوچ کو پی لو کہ نشہ ہے اس میں
کسی گزرے ہوئے لمحے کی فضا ہے اس میں
آنکھ کا سرمہ ہے، آنسو ہے یہ بانو ارشد

در زمانوں کے کئی کھول کے رکھ دیتی ہے
قصے ماضی کے کئی کھول کے رکھ دیتی ہے
اشک آنکھوں سے جڑے رول کے رکھ دیتی ہے
درد سارے ہی کہیں تول کے رکھ دیتی ہے
حرف کے ہاتھ ترازو ہے یہ بانو ارشد
معجزہ ہے یا کہ جادو ہے یہ بانو ارشد

Scanned with CamScanner

○

میں اس کا پیار نہ پا کر بکھر ہی جاؤں گی
یہ درد سہ بھی سکوں گی کہ مر ہی جاؤں گی

وہ مجھ کو خود میں سمیٹے میں خود سے گھبراؤں
کہ میں دعا ہوں خزاں کی بکھر ہی جاؤں گی

وہ اس زمین سے آواز مجھ کو دے تو سہی
میں بادلوں میں اگر ہوں گی لوٹ آؤں گی

Scanned with CamScanner

یہ وقت یوں تو مری عمر کو گھٹائے گا
میں اپنے قد میں مگر اور بڑھتی جاؤں گی

میں تیری آنکھ میں رہ کر بہت اداس ہی
تری پناہ میں آ کے سنور ہی جاؤں گی

ہوا ہے میری سہیلی میں اس کی ذات سے ہوں
یہ میرے ساتھ رہے گی جدھر بھی جاؤں گی

میں اپنے چاروں طرف پھیلے ، اس قبیلے سے
لڑوں گی جتنا بھی آخر کو تھک ہی جاؤں گی

مری حدود میں رہ کر وہ مجھ کو ڈھونڈے گا
میں اس کے گرد حسیں دائرہ بناؤں گی

وہ وقت دور نہیں ہے کہ عشق ، وحشت میں
مری تباہی پہ روئے ، میں ہنستی جاؤں گی

Scanned with CamScanner

وہ بے وفائی کی ہر حد کو پار کر بھی لے
تو چاہتوں کے تقاضے میں سب نبھاؤں گی

مری نظر کی اداسی نہ وہ کہیں پڑھ لے
میں اپنی آنکھ سے سب اشک چنتی جاؤں گی

بھری کچہری میں سب ہی کہیں مجھے مجرم
میں تیری نظروں سے پھر بھی نظر ملاؤں گی

کہیں یہ ہجر کی آندھی نہ اس کو گم کر دے
میں اس کی راہ میں دل کے دیے جلاؤں گی

پیا کی بانہوں میں آ کر سکون ملتا ہے
پیا کے رنگ میں اب مَیں بھی رنگی جاؤں گی

Scanned with CamScanner

○

سدا تُو دیر سے آئے ضروری تو نہیں جاناں!
ہمیشہ رُت بدل جائے ضروری تو نہیں جاناں!

تمھیں یکدم کبھی جو زندگی سے پیار ہو جائے
تو ایسے میں جیا جائے ، ضروری تو نہیں جاناں!

کبھی میری انا بھی آگے میرے چل ہی سکتی ہے
ہمیشہ جیت تُو جائے ضروری تو نہیں جاناں!

Scanned with CamScanner

تری آنکھیں مرے غم میں اگر پرنم بھی ہو جائیں
تو میرا دل بھی بھر آئے ضروری تو نہیں جاناں!

مری دیوانگی ، دیوانہ تم کو کر بھی سکتی ہے
یہ دل مجنوں ہی ہو جائے ضروری تو نہیں جاناں!

جواب اپنے سوالوں کا جو میں نے سوچ رکھا ہے
وہ تیرا دل بھی کہہ پائے ضروری تو نہیں جاناں!

کبھی خود سے بھی راہیں تو جدا سی ہو ہی جاتی ہیں
کوئی رستے میں آ جائے ضروری تو نہیں جاناں!

کبھی دل کی کوئی خواہش بھی پوری ہو ہی جاتی ہے
ہمیشہ ٹیس رہ جائے ضروری تو نہیں جاناں!

یہ کوئی چیز ہمدردی کے جیسی ہو بھی سکتی ہے
ترا دل مجھ پہ آ جائے ضروری تو نہیں جاناں!

Scanned with CamScanner

ترا چہرہ مجھے خوابوں میں جتنا اچھا لگتا ہے
مرا دل بھی اسے پائے ضروری تو نہیں جاناں!

اگر اس پر مسیحا وقت کا مرہم بھی رکھ جائے
یہ دل کا زخم بھر جائے ضروری تو نہیں جاناں!

جدائی تیری قربت میں بدل سکتی ہے لمحوں میں
تُو سچ مچ دور ہو جائے ضروری تو نہیں جاناں!

یہ میرے دل کی ہر دھڑکن کہ جس کا نام لیتی ہے
وہ سچ مچ میرا ہو جائے ضروری تو نہیں جاناں!

جو میرا ہمسفر بن کر تُو میرے ساتھ چل دے تو
سفر میں دھوپ چھپ جائے ضروری تو نہیں جاناں!

محبت زندگی بھر کی سفارش ساتھ لاتی ہے
سدا یہ زہر بن جائے ضروری تو نہیں جاناں!

Scanned with CamScanner

میں نے تو تم سے کوئی بھی شکوہ کِیا نہیں
آنکھوں کو تُو نے پڑھ لیا میری خطا نہیں

دیکھو جو میری آنکھ سے اس سا نہیں کوئی
عادت کی بات اور ہے ، دل کا برا نہیں

تیری نگاہ میری طرف کس طرح اٹھے
حالانکہ آئینہ بھی مجھے دیکھتا نہیں

تم بھی مرے وجود پہ کچھ تہمتیں دھرو
دامانِ ظرف اتنا بھی میرا بڑا نہیں

ورثہ سمجھ کے سب مجھے تقسیم کر چکے
پھر بھی وہ کہہ رہا ہے مجھے کچھ ملا نہیں

Scanned with CamScanner

وہ میری سمت جب بھی بڑھا پیچھے ہٹ گیا
حیرت ہے ، شہر نے کوئی قصہ گھڑا نہیں

اب تو یقین آ گیا ہم دونوں ایک تھے
تُو لٹ گیا تو پاس مرے کچھ بچا نہیں

ہاں ، کرا! اگر ہے تجھ کو مقدر سے کچھ گلہ
مجھ کو تو اپنے بخت سے کوئی گلہ نہیں

اب اور بھی وہ شخص مرے دل کے پاس ہے
اس کا فراق درد کا مؤجب بنا نہیں

یہ بھی تو اک طرح کی محبت ہے دوستو!
اُس نے وہ سن لیا ہے جو میں نے کہا نہیں

پھر اس سے بڑھ کے درد کی کیا ہو گی داستاں!
وہ شخص میرے پاس ہے لیکن مِرا نہیں!!

کچھ تو مری انا کا رہا اشک کو بھی پاس
پلکوں پہ آ کے ٹھہرا رہا تھا ، بہا نہیں

Scanned with CamScanner

○

موت کو تھامیں گے ، صدمے میں نہیں آئیں گے
زندگی! ہم ترے حصے میں نہیں آئیں گے

ہم کو تفتیش کا حق ہے وہ کریں گے پوری
اب کہ ہم آپ کے جھانسے میں نہیں آئیں گے

ہم بکھرتے ہوئے موتی ہیں ہمیں مت چنیے
ہم کبھی وقت کے دھاگے میں نہیں آئیں گے

آپ کو دعویٰ خدائی کا ہے تو ہوتا رہے
ہم کبھی آپ کے دعوے میں نہیں آئیں گے

آپ کو مار تو سکتے ہیں وہ خودکش لیکن
وہ کبھی آپ کے فتوے میں نہیں آئیں گے

Scanned with CamScanner

ہم بڑے شہر کے باسی بھی ہیں ، مغرور بھی ہیں
ہم کبھی آپ کے قصبے میں نہیں آئیں گے

اشک بن کر تری پلکوں پہ سجیں گے لیکن
عکس بن کر ترے چشمے میں نہیں آئیں گے

ہم گزارے ہوئے لمحے میں ٹھہر جائیں گے
ہم گزرتے ہوئے لمحے میں نہیں آئیں گے

رات کو لُوٹتے پھرتے ہیں جو لوگوں کا سکوں
وہ کبھی دن کے اجالے میں نہیں آئیں گے

ہم سا تم کوئی بنا پاؤ یہ ممکن ہی نہیں
ہم کسی بخت کے سانچے میں نہیں آئیں گے

ہم ہیں وہ خستہ مکاں جو کہ گرا چاہتے ہیں
ہم ترے شہر کے نقشے میں نہیں آئیں گے

Scanned with CamScanner

○

نکہت و رنگِ چمن باغ یہ سارا مانگے
تُو مرے ساتھ چلے وقت سہارا مانگے

لوگ پتھر کے خداؤں میں خدا کو ڈھونڈیں
اور یہ دل ہے کہ اَن دیکھے سے تارا مانگے

اپنی آنکھوں کے مقدر میں لکھے چاند کے دکھ
تپتے سورج سے یہ معصوم حوالہ مانگے

Scanned with CamScanner

میری آوارہ دعائیں کریں قسمت سے گلہ
اور قسمت کہ مری درد سے نالہ مانگے

یوں تو کتنے ہی مرے پیار کو ترسیں جاناں!
اور یہ دل کہ فقط ساتھ تمھارا مانگے

شاخ سے ٹوٹ کے راہوں میں جو آوارہ پھرے
اب وہ پتّا بھی مرا مجھ سے حوالہ مانگے

لوگ کہتے ہیں کہ ہر اشک دعا ہوتا ہے
اور ہر اشک فقط پیار تمھارا مانگے

رات تھک جائے تو پھر چاند کو آرام ملے
جس طرح دن کا تھکا رات کا تارہ مانگے

Scanned with CamScanner

تھوڑی دیر رک جاؤ بارشوں کے موسم میں
میرے دل کو بہلاؤ بارشوں کے موسم میں

انگ انگ سوکھا ہے تن بدن میں گرمی ہے
ابر بن کے آ جاؤ بارشوں کے موسم میں

تم کو چاند کہتا ہے ، بادلوں کے پیچھے سے
چاند بن کے شرماؤ بارشوں کے موسم میں

دھوپ بھی تو تیزی سے چل کے آ رہی ہو گی
برف کو نہ پگھلاؤ بارشوں کے موسم میں

ریت کی زمینوں پر کیوں حصار چنتے ہو
دھوپ پر نہ اتراؤ بارشوں کے موسم میں

Scanned with CamScanner

ساتھ ساتھ چلنے کا خوب یہ بہانہ ہے
ایک چھتری لے آؤ بارشوں کے موسم میں

بارشوں کی رُت اور مَیں ساتھ مل کے روئیں گے
آؤ زخم دے جاؤ بارشوں کے موسم میں

دل کی جھیل کو اس کا پھول اب کے دے جاؤ
تم کنول سے کھل جاؤ بارشوں کے موسم میں

اس طرح جلایا ہے فصلِ گل نے دل کا پیڑ
زخم بن کے لہراؤ بارشوں کے موسم میں

عمر بھر کی چاہت کا کچھ صلہ تو دے جاؤ
میرے پاس آ جاؤ بارشوں کے موسم میں

بارشوں کے موسم کا یہ منالؔ کہنا ہے
تم ذرا نہ شرماؤ بارشوں کے موسم میں

Scanned with CamScanner

خوشی سے کام یہی ، میرے یار کرتے ہیں
تمھارا شام و سحر انتظار کرتے ہیں

اگرچہ تم سے کوئی بات ہم نہیں کرتے
تمھاری باتیں مگر بے شمار کرتے ہیں

دغا انھیں کو سدا ان کا یار دیتا ہے
وفا کے نام پر جو اعتبار کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

میں روشنی کی طلبگار ہوں مگر جاناں!
اندھیرے میرے نگر کا سنگھار کرتے ہیں

وہ پوچھتے ہیں بلا کیسے ٹل گئی سر سے
مرے لیے جو دعا بے شمار کرتے ہیں

بجھا کے آس کے روشن چراغ کچھ معصوم
اندھیری رات میں خود کو مزار کرتے ہیں

وہ فون پر مجھے کہتے ہیں کیوں اداس ہوں میں
جو دور جا کے مجھے اشکبار کرتے ہیں

ہمارے دل میں منال ایک شخص رہتا ہے
اسی کا شام و سحر انتظار کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

○

دل نہ ہوتا تو تجھ سے رشتہ کیا!
درد سے اس کو ربط ملتا کیا!

بات ماضی کی چھیڑ لیتا ہے!
پھر وہ کہتا ہے وہ گزشتہ کیا!!

اس کی آنکھوں میں تیز نفرت تھی
بات چاہت کی پھر وہ سنتا کیا!

اوس سے جس کو ربط ضبط نہیں
پھول ہوتا ہے وہ شگفتہ کیا؟

پوچھتا ہے وہ آج مجھ سے منالؔ
تیرا میرا بھلا ہے رشتہ کیا؟؟

Scanned with CamScanner

سانحے ہم پہ کتنے بیت گئے
پھر بھی ہم ہر کسی سے جیت گئے

زخم سلنے کی رُت نہیں آئی
کتنے موسم ہی آ کے بیت گئے

قہقہوں کی صدا بلند رہی
کون کہتا ہے زخم جیت گئے

کل سرِ راہ اُس کو دیکھا تھا
کتنے موسم ہی پل میں بیت گئے

چل پڑی رسم درد دینے کی
اس میں بھی میرے یار جیت گئے

اک فقط تم کو مات دینی تھی
ہم مگر زندگی سے جیت گئے

کس طرف کو منالؔ دیکھوں اب
جانے کس راستے پہ مِیت گئے

Scanned with CamScanner

○

مٹھی میں دبا سچ ہے میں ہاتھ ہی کیوں کھولوں
جینے ہی نہ دے دنیا میں جھوٹ نہ گر بولوں

ہر شخص کہے مجھ سے پی ہے ترا ہرجائی
لڑتی ہوں زمانے سے خلوت میں مگر رو لوں

فرقت کی کڑی رُت ہے اور تیز ہوائیں ہیں
ہاں وصل کی بارش ہو تو بھیگ کے میں سو لوں

Scanned with CamScanner

جس دن سے کھلی آنکھیں اس پیڑ کو دیکھا ہے
یہ کٹ کے گرا ہے تو جی کھول کے میں رو لوں

ہاں دھیان میں مت رکھنا دروازے پہ دستک تم
بس چین سے سو جانا میں روؤں یا کچھ بولوں .

میں عشق کی گرمی ہوں تو حسن کی ٹھنڈک ہے
احساس کے پلڑوں میں دونوں کو اگر تولوں

جو مجھ سے محبت ہے ، سوچوں میں وہ لمحے لا!
آنکھوں میں لکھا ہے سب میں ہونٹ ہی کیوں کھولوں

مجھ سے نہ کوئی چھینے اب پیار کی دنیا کو
سب خواب ہی سمجھوں میں آنکھیں نہ کبھی کھولوں

Scanned with CamScanner

○

ہم پیار کی سرحد سے گزر کیوں نہیں جاتے
آنکھوں سے ترے دل میں اُتر کیوں نہیں جاتے

تم کہتے ہو ، ہم تم میں نبھا ہو نہیں سکتا
پھر راہوں سے تم میری گزر کیوں نہیں جاتے

تم صبح کے سورج ہو تو اے رات کے راہی
یادوں کے پھر آنگن میں اتر کیوں نہیں جاتے

Scanned with CamScanner

کیوں دیکھ کے لوگوں میں چرا لیتے ہو نظریں
تم وعدوں سے سب اپنے مکر کیوں نہیں جاتے

جینے کے ہر اک لمحے میں تم موت کو ترسو
اس جینے سے نفرت ہے تو مر کیوں نہیں جاتے

وہ زخم بدن پر جو لگے ، بھرنے لگے ہیں
یہ زخم جو سینے کے ہیں بھر کیوں نہیں جاتے

تن من سے تُو میرا ہے ، میں تن من سے تری ہوں
دل سے تجھے کھو دینے کے ، ڈر کیوں نہیں جاتے

حیرانی سی ہوتی ہے منالؔ آج بھی مجھ کو
جو عشق کے راہی ہیں وہ گھر کیوں نہیں جاتے

Scanned with CamScanner

○

قطرہ قطرہ بارشوں کا داغ دھونے آئے گا
چلتے چلتے جنگلوں میں راستہ مل جائے گا

کھلتے کھلتے بات یہ سب پر کبھی کھل جائے گی
میں تجھے مل جاؤں گی یا تُو مجھے مل جائے گا

میری قسمت کے فلک پر روشنی جب آئے گی
تیرہ شب میں ٹمٹماتا ہر دیا جل جائے گا

Scanned with CamScanner

پھر ترے پہلو میں آ کر میں سمٹ سی جاؤں گی
اور مجھے نزدیک پا کر تو بھی تو گبھرائے گا

رات کے چندا سے اپنی روشنی ہو جائے گی
صبح کا سورج بھی اپنے آپ پر اترائے گا

دہکی دہکی آگ سے دل میں جمے گی برف سی
بھیگے بھیگے آنسوؤں سے ہر دیا جل جائے گا

لمحہ لمحہ سانس لیتی زندگی تھم جائے گی
دھیرے دھیرے جسم میرا خاک میں مل جائے گا

جی اٹھے گی ان سے ملنے کی تمنا بھی منالؔ
جب کوئی بلبل کسی ٹہنی پہ نغمہ گائے گا

Scanned with CamScanner

آنکھوں کو خواب ، خواب کو بینائی دے گیا
وہ شخص زندگی کو تماشائی دے گیا

میری تمام فتح کو پسپائی دے گیا
وہ مجھ میں بس کے بھی مجھے تنہائی دے گیا

سوغاتِ ہجر آنکھ میں ، کجلا کھلا کھلا
کیا کیا نہ کچھ مجھے مرا سودائی دے گیا

Scanned with CamScanner

خوشبو جو بن کے آیا مجھے گل بنا گیا
ماتھے پہ رکھ کے ہاتھ مسیحائی دے گیا

یہ لوگ میری قدرِ ہنر جاننے لگے
وہ دوسروں کو اپنی سی بینائی دے گیا

ہم چیخ چیخ کر اسے کہتے رہے برا
وہ ہنس کے اپنے ظرف کو اونچائی دے گیا

سرگوشیوں میں ہونے لگا تذکرہ کوئی
دو دن کا پیار ، عمر کی رسوائی دے گیا

رگ رگ میں میری بس گیا وہ اس طرح منالؔ
اک پل میں عمر بھر کی شناسائی دے گیا

Scanned with CamScanner

○

پھر تصور سے کوئی اتر جائے گا
کس کو معلوم تھا زخم بھر جائے گا.

وقت کے ساتھ دستور بدلے سبھی
اب مرے ساتھ تیرا بھی سر جائے گا

میں تو سمجھی بپا ہے مرے دل میں حشر
کیا خبر تھی کہ جل ، میرا گھر جائے گا

رات بولی عجب درد کی بات ہے
میں جو سوئی تو چندا بکھر جائے گا

دل کا شعلہ بجھا راکھ بھی اُڑ گئی
کیا پتہ تھا کہاں تک شرر جائے گا

مدتوں سے منال اُس کو دیکھا نہیں
اُس کی چاہت کا نشّہ اتر جائے گا

Scanned with CamScanner

رات کے جسم پر کوئی تارا نہیں
تیرے میرے ملن کا اشارہ نہیں

چاند نے آ کے کھڑکی پہ دی یہ صدا
روٹھے پی کو مناؤ کہ چارہ نہیں

لوگ مسجد میں ، مندر میں ڈھونڈیں تمھیں
دل ٹٹولیں تو کچھ بھی تمھارا نہیں

Scanned with CamScanner

دھوپ چھاؤں سفر میں تو آتی رہی
راستے میں کسی نے پکارا نہیں

کس طرح مل سکے ڈھونڈنے سے خدا
آرزو کو تڑپ کا سہارا نہیں

میرے ہاتھوں میں جگنو ہیں اور پھول ہیں
ہاتھ میں ہاتھ بس اک تمھارا نہیں

پھول شاخوں سے گرتے ، شکایت نہ تھی
پھول جُوڑے سے گرنا گوارا نہیں

زندگی دی ، جیے ، چھین لی ، مر گئے
اپنی سانسوں پہ اپنا اجارہ نہیں

اپنے ہاتھوں سے سینچا ہے میں نے اسے
میرے گلشن میں حصہ تمھارا نہیں

Scanned with CamScanner

ڈھونڈتا ہی رہا دل جسے عمر بھر
اب تو اس پر بھی دل کا گزارا نہیں

رات کے چاند میں روشنی اب کہاں
جب سے آنکھوں میں جلوہ تمھارا نہیں

دل کی لو شمع کی مثل جلتی رہی
بوجھ آنکھوں نے لیکن اتارا نہیں

پھول اتنے کھلے شاخ ہی جھک گئی
کیسے کہتے ہو ، مولا تمھارا نہیں

میرے دل پر رقم ہیں سبھی آیتیں
میرے ہاتھوں میں قرآں کا پارہ نہیں

دل یہ کہتا ہے ڈھونڈیں منالؔ ایک پل
جس میں درکار کوئی سہارا نہیں

Scanned with CamScanner

آنکھ کی زمینوں میں اشک مہکا رہتا ہے
دکھ اُٹھانے والوں کو درد ملتا رہتا ہے

روشنی کو کیا دیں گے آگ بیچنے والے
چاند کو اٹھانے سے ہاتھ جلتا رہتا ہے

درد دینے والوں کو کب سکون ملتا ہے
درد ان پہ ہر ہر دم جال بُنتا رہتا ہے

Scanned with CamScanner

لوگ بھول جاتے ہیں پھول دینے والوں کو
زخم دینے والوں کا نام چلتا رہتا ہے

بن تمھارے جیون کا ساز اب بھی گاتا ہے
اور دل کے اندر ایک درد اٹھتا رہتا ہے

پھول کھلنے لگتے ہیں خار دار راہوں پر
کوئی تو دعاؤں میں یاد کرتا رہتا ہے

دور ہوتی جاتی ہے پاس آتی ظلمت بھی
جیسے کوئی رستے میں چاند بنتا رہتا ہے

اور بھی کئی ہوں گے تم کو چاہنے والے
کون پر، کتابوں میں تم کو پڑھتا رہتا ہے

وہ جو مانگ لیتے ہیں چابیاں خزانے کی
ہاتھ ہی دعاؤں سے ان کا گرتا رہتا ہے

Scanned with CamScanner

حوصلہ ہو گر اونچا دور کے مسافر کا
راستہ مسافر کے ساتھ چلتا رہتا ہے

یاد ایک دل میں ہے ادھ کھلی محبت کی
درد ایک سینے میں روز پلتا رہتا ہے

میں نے بھی مناآل اس کو دل میں پال رکھا ہے
اشک بن کے آنکھوں سے وہ جو بہتا رہتا ہے

Scanned with CamScanner

شازیہ عالم شازیؔ

شازیہ کا ، کیا تعارف میں کہوں احباب سے
شاعرہ ملتی ہیں یہ سب سے بڑے آداب سے
جیسے پودے پر کہیں کھل جائے اک تازہ گلاب
ان سے مل کر اس طرح آتی ہے رخ پر آب و تاب

جو بھی ان پر بیتتی ہے وہ بیاں کرتی ہیں یہ
زخم جو دھرتی کے ہیں سب پر عیاں کرتی ہیں یہ
شعر پڑھ کر ان کے یہ مجھ پر ہوا ہے انکشاف
درد سے انسانیت کے ان کے دل میں ہے شگاف

اپنی غزلوں میں حسیں موتی پرو دیتی ہیں یہ
نظمیں کہتے کہتے آنچل کو بھگو دیتی ہیں یہ
اور کچھ جب کر نہیں پاتی ہیں لوگوں کے لیے
ان کو اپنا جان کر اکثر ہی رو دیتی ہیں یہ

ہے دعا ان کا قلم ہر اشک کو لکھتا رہے
سلسلہ ہے گر جنوں کا تو جنوں بہکا رہے

Scanned with CamScanner

○

وفاداری نبھانا چاہتا ہے
وہ خود کو آزمانا چاہتا ہے

لبوں پر مجھ کو لانا چاہتا ہے
وہ میرے گیت گانا چاہتا ہے

رقیبوں کو جلانا چاہتا ہے
وہ میرے پاس آنا چاہتا ہے

Scanned with CamScanner

وہ کر کے آئینہ آنکھوں کو اپنی
مجھے چہرہ دکھانا چاہتا ہے

ہنسی کے دام سستے ہو گئے ہیں
یہ دل آنسو کمانا چاہتا ہے

مصوّر ہے، تُو شاعر تو نہیں ہے
تُو اک منظر سہانا چاہتا ہے

غزل میری وہ مجھ سے ہی چرا کر
مجھی سے داد پانا چاہتا ہے

وہ واپس آ گیا ہے، بیٹھ کر اب
مجھے سب کچھ بتانا چاہتا ہے

Scanned with CamScanner

O

جن گلابوں کے لیے آباد ہیں
ان کو ہم بنجر زمیں کی کھاد ہیں

میری پستی نے تجھے چونکا دیا
یہ ترے طعنے بھی مجھ کو یاد ہیں

میں زمیں کے آخری کونے میں ہوں
اس جگہ میرے بھی کچھ ہمزاد ہیں

گھر سے میں نکلی تو دنیا دیکھ لی
ایک مجھ کو چھوڑ کر سب شاد ہیں

کل کسی کی التجا تھے ہم فقیر
آج تپتے شہر کی فریاد ہیں

Scanned with CamScanner

جام اپنے توڑ بیٹھی میں سبھی
میرے پیمانے سب اس کو یاد ہیں

میرے گھر میں کیوں اندھیرا بڑھ گیا
روشنی کے سب نگر آباد ہیں

توڑ کر پنجرہ پرندوں نے کہا
وقت کی ہم قید سے آزاد ہیں

سوچ کر گھر سے نکلنا فاختہ!
راستے میں جا بہ جا صیّاد ہیں

ہو گئیں برباد ساری نفرتیں
دوستی کی راہ پر سب شاد ہیں

زخم جتنے بھی ملے مجھ کو منالؔ
بھولنے کا اک نہیں، سب یاد ہیں

Scanned with CamScanner

امجد اسلام امجدؔ کی وفات پہ

چل دیے چھوڑ کے تم سب کو ہی پیارے امجد
بن گئے تم بھی کسی عرش کے تارے امجد

موت کی لہروں میں تم ڈوب گئے ہو کیسے
تم تو بیٹھے تھے سمندر کے کنارے امجد

جن بھی پیاروں کے لیے تم نے لکھی تھیں نظمیں
کون اب دے گا انھیں پیار سہارے امجد

Scanned with CamScanner

پہلے تو بانٹ لیا کرتے تھے غم آپ کے ساتھ
اب کہاں جائیں گے ہم درد کے مارے امجد

تم تو وارث تھے دبستانِ ادب کے پیارے
چھوڑ کے چل دیے تم سارے نظارے امجد

لوگ صدقے میں دیا کرتے ہیں بکرے لیکن
ہم نے قربان کیے تم پہ ستارے امجد

پھول اردو کے ہوں ، کلیاں ہوں ، کھلا ہو سبزہ
تم نے گلشن کے سبھی رنگ سنوارے امجد

نام لکھا ہے تمھارا دلِ احباب پہ دوست
کون کہتا ہے ہوئے موت کو پیارے امجد

ہاتھ خالی ترے دربار میں لوٹ آیا ہے
بوجھ سر سے کئی صدیوں کے اتارے امجد

Scanned with CamScanner

○

سبھی کے قد نکلتے جا رہے ہیں
مگر سائے کہ گھٹتے جا رہے ہیں

قلم کو کس طرح ہاتھوں میں تھاموں
مرے ناخن جو بڑھتے جا رہے ہیں

کبھی تھے شہرِ دل کی شہ نشیں ، پر
جواب دل سے اترتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

وہ جن کا کام تھا مجرم پکڑنا
وہی سائل پکڑتے جا رہے ہیں

یہ مجھ پر کیسی بارش ہو رہی ہے
مرے آنسو نکلتے جا رہے ہیں

جھڑی مجھ پر یہ بخشش کی لگی ہے
گنہ میرے جو جھڑتے جا رہے ہیں

سفر کیسا یہ کرنا پڑ گیا ہے
کہ میرے پاؤں تھکتے جا رہے ہیں

یہ کس کا ساتھ ہے، برکت ہی برکت
سبھی رستے سمٹتے جا رہے ہیں

دعائیں مانگنا بھی سیکھ لیں گے
ابھی تو ہونٹ ہلتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

یہ تتلی باغ سے کیا کہہ گئی ہے
کہ سارے پھول جھڑتے جا رہے ہیں

مرا سینہ ہے دردوں کا خزینہ
کئی آزار پلتے جا رہے ہیں

برا وقت آ رہا ہے جانے مجھ پر
کئی احباب بٹتے جا رہے ہیں

یہ کس نے چوک میں بارود پھینکا
کھلونے سب بکھرتے جا رہے ہیں

رفو گر تو نے کیسے دل سیا ہے
سبھی بخیے ادھڑتے جا رہے ہیں

یہ کس کو پیاس پانی کی لگی ہے
سبھی دریا اچھلتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

یہ کیسی خوشبوؤں نے بو بکھیری
گلوں کے دم نکلتے جا رہے ہیں

یہ کیسی عید میرے گھر میں آئی
گلے سب سے وہ ملتے جا رہے ہیں

یہ کس نے ایک سی تقسیم کی ہے
سبھی مسلک سسکتے جا رہے ہیں

یہ کس نے جسم گاجر کر دیئے ہیں
سبھی خرگوش پلتے جا رہے ہیں

نشانہ کس نے میرا فن بنایا
مرے بچے سمجھتے جا رہے ہیں

منالؔ اب آنے والا آ ہی جائے
مرے جذبات مرتے جا رہے ہیں

Scanned with CamScanner

○

سایہ ہے میرا ، تیرے لیے سائبان سا
''میرا بھی حالِ زار ہے اردو زبان سا''

خواہش ہے پھول کی طرح اک باغ میں رہوں
اک باغ ہو اور ہو بھی جناں آشیان سا

ہر نقش چاہے میرا مٹا دو زمین سے
باقی رہے گا پھر بھی زمیں پر نشان سا

میں چونک اٹھتی ہوں بھلے آہٹ ہوا کی ہو
ہر وقت دل کو رہتا ہے تیرا گمان سا

تُو ہے خدا تو ، تُو بھی بنا دے مرے لیے
اک شہر کائنات سا ، ہفت آسمان سا

جنت میں اس سے کم پہ نہ ہو گی کوئی بھی بات
اک گھر ہو اور گھر بھی ہو میرے مکان سا

Scanned with CamScanner

بلوچستان میں موت

تین لاشیں تھیں ، تینوں ہی بوری میں تھیں
ہاتھ باندھے ہوئے ، پاؤں باندھے ہوئے
من جلاتے ہوئے ، تن جلاتے ہوئے
لوگ کہتے ہیں ، سردار نے سب کیا
اور سردار کہتا ہے ، بہتان ہے
وہ تو معصوم سا ایک انسان ہے
ان کو تحویل میں رکھ کے مارا گیا
اور کنویں میں پھر ان کو اتارا گیا
کون انصاف دے گا انھیں دوستو
جن کی کاٹی گئی ہیں نسیں دوستو
تم نمازِ جنازہ تو پڑھ ہی چکے
اب سنوارو نہ اپنی صفیں دوستو

Scanned with CamScanner

نام انصاف کا کب پکارو گے تم
مارے جاؤ گے جب ، تب پکارو گے تم
گر نہیں وہ درندہ تو پھر کون ہے
کیا تعلق کو اس سے بگاڑو گے تم

ماں کے بیٹوں کا تم سے تعلق تھا کیا
ان کو کس جرم کے بدلے مارا گیا
کنویں میں تھا کیونکر اتارا گیا

آج چپ مت رہو گر خدا یاد ہے
تین لاشوں کی تم سے یہ فریاد ہے
آسماں سر پہ آ کر گرا کیوں نہیں
کیوں یہ دنیا اسی طرح آباد ہے

یہ سیاست ہے گر تو سیاست ہے کیا
یہ ریاست ہے گر تو ریاست ہے کیا

Scanned with CamScanner

میری آواز میں سوز ہی سوز ہے
یہ تماشا وطن میں شب و روز ہے

اے مداری تُو اپنی پٹاری اٹھا
تُو سپاہی ہے تو ذمہ داری اٹھا
یہ تماشا تو اب ختم ہونا نہیں
خون کا داغ تو تم نے دھونا نہیں
بیج انصاف کا تم نے بونا نہیں
اور شاعر نے بھی اب کہ سونا نہیں
نیند آئے تو پھر خواب آ جاتے ہیں
آستیں میں کئی ناگ آ جاتے ہیں

میرے حاکم تمھاری رعایا ہے یہ
خون کے داغ تم کو ہی دھونے ہیں یہ
ورنہ ماتھے تمھارے پہ سج جائیں گے
تم پھنسو گے سبھی لوگ بچ جائیں گے

Scanned with CamScanner

○

منڈیوں میں شہروں کے گر رہے ہیں بھاؤ بھی
زائد جنس لینے کی رسم ابھی نبھاؤ بھی

اشک بن کے آئی ہوں میں تری نگاہوں میں
مجھ کو اپنی آنکھوں سے اب تو تم گراؤ بھی

ہجر کی دکانوں میں وصل بکنے آیا ہے
غم کے مارے لوگوں سے نفع اب کماؤ بھی

دشمنی بڑھانے سے دوستی نہ پھیلے گی
دوستی بڑھانے کو دشمنی گھٹاؤ بھی

رات کے مقدر میں چاند لکھا ہوتا ہے
اپنے غم بھلانے کو میرے پاس آؤ بھی

پوچھنے سے کیا ہو گا زندگی کے رازوں کو
زندگی کے معنی کو ڈھونڈ کر دکھاؤ بھی

Scanned with CamScanner

ہو سفر بن راہبر اچھا نہیں لگتا مجھے
ہجر کا لمبا سفر اچھا نہیں لگتا مجھے

کر مقرر زندگی کی ایک مدت اے خدا!
ہر گھڑی مرنے کا ڈر اچھا نہیں لگتا مجھے

جھوٹ کے پہلو میں رہ کر سچ سے ہو جاؤں میں دور
زیست یوں جائے گزر اچھا نہیں لگتا مجھے

ان کو لوٹا دے بہاریں پھر سے اے میرے خدا!
ہر شجر ہو بے ثمر اچھا نہیں لگتا مجھے

کچھ نہ کچھ میری دعاؤں کا ثمر اب چاہیے
ہر دعا ہو بے اثر اچھا نہیں لگتا مجھے

Scanned with CamScanner

○

تمھیں سے ہم نے سیکھا ہے وفاؤں کا صلہ دینا
کسی بے درد لمحے کی تپش سے گھر جلا دینا

کسی کے گیسوؤں کی چھاؤں میں جب دھوپ آ جائے
تو میری بد دعا کو تم بھی کوئی بد دعا دینا

ہَوا کے ہاتھ نے مجھ کو چمن سے دور کر ڈالا
سو لازم تھا کہ مجھ آوارہ پتے کو سزا دینا

یہ ممکن ہے کوئی چہرہ یہ آنکھیں بھول ہی جائیں
نہیں ممکن کسی کی یاد کو دل سے بھلا دینا

کوئی تو ہو جو آوارہ ہواؤں سے کہے جا کر
جو ہو پائے تو تم آندھی سے میرا گھر بچا دینا

Scanned with CamScanner

○

وہ مجھے چھوڑ گیا ہو جیسے
پھول خوشبو سے جدا ہو جیسے

پی رہا ہے وہ اس طرح سے اشک
یہ بھی اک گویا نشہ ہو جیسے

کوئی آتا نہیں گھر میں مہمان
در پہ اک قفل چڑھا ہو جیسے

تجھ کو دیکھوں تو یہ ہوتا ہے گماں
شاخ پر پھول کھلا ہو جیسے

یوں تری دید کو آنکھیں ترسیں
عید کا چاند چھپا ہو جیسے

آ گئی ہوں ترے دل سے باہر
دائرہ ٹوٹ گیا ہو جیسے

Scanned with CamScanner

ساتھ ہی مرنے کا وعدہ ہے بھلا مت دینا
دوستی کا یہ تقاضا ہے دغا مت دینا

وہ ترے پاس سے گزرے تو پتہ بھی نہ لگے
بھولنے والے کو اتنا بھی بھلا مت دینا

میں تو سوکھا ہوا پتّا ہوں ترے گلشن کا
اُڑ کے کھو جاؤں کہیں ایسی ہوا مت دینا

چوٹ کھاتی ہوں تو مرہم سا مزہ آتا ہے
تم مری روح کے زخموں کو شفا مت دینا

یہ مرا درد ہی مرہم ہے مرے زخموں کا
زخم دینا ہے اگر مجھ کو دوا مت دینا

ایک ہی ماں کے جگر پارے ہو تم اے بچو!
ایک ہی باپ کے بیٹے ہو بھلا مت دینا

ضبط تم آنکھ پہ رکھنا ، نہ بہانا آنسو
لوٹنا ، بس میں نہیں میرے ، صدا مت دینا

Scanned with CamScanner

○

شہرِ جنوں کی حد میں بھی داخل نہیں ہوئے
کھوئے تھے پیار میں مگر بزدل نہیں ہوئے

دریا کی آرزو تھی تو ساحل نہیں ہوئے
ہم تو کسی کی آنکھ کا کاجل نہیں ہوئے

تیری گلی کے حال سے واقف نہیں رہے
ہم پھر بھی تیری یاد سے غافل نہیں ہوئے

مقتول کے مکاں میں اماں ہم نے مانگ لی
لیکن اسیرِ بازوئے قاتل نہیں ہوئے

کیوں رہگزارِ درد پہ تنہا نہ چل سکے
ہم کیوں تمھارے غم کے مقابل نہیں ہوئے

ہم تیرے دوستوں سے کبھی بھی نہیں ملے
پر تیرے دشمنوں سے بھی ، قائل نہیں ہوئے

Scanned with CamScanner

○

دل تیری محبت سے بوجھل ہی نہیں ہوتا
ہنستا ہے ہنساتا ہے پاگل ہی نہیں ہوتا

کر ڈالی ہے ہاں ، میں نے جو آج تمھیں جاناں!
وہ آج پر ایسا ہے جو کل ہی نہیں ہوتا

سو بار ہرایا ہے مجھ کو مرے جیون نے
پر حوصلہ ایسا ہے جو شل ہی نہیں ہوتا

میں سوچتی رہتی ہوں اکثر سرِ تنہائی
کیا ہوتا جو جیون میں وہ پل ہی نہیں ہوتا

کتنوں کو ڈبو آئیں یہ موت کی منجدھاریں
کیا موت کے دریا پر کوئی تھل ہی نہیں ہوتا

میں جس سے بھی ملتی ہوں تجھ سا مجھے لگتا ہے
آنکھوں سے ترا چہرہ اوجھل ہی نہیں ہوتا

Scanned with CamScanner

تم اگر سمٹ پاؤ میرے ٹوٹ جانے پر
پھر تو میں بھی راضی ہوں اپنا گھر جلانے پر

آنسوؤں کے گرنے پر بوجھ ہلکا ہوتا ہے
کیسے پھر مٹیں گے غم کھل کے مسکرانے پر

آندھیوں کا شور اب ہے جا بہ جا بپا لیکن
کس طرح ہوں آمادہ اپنے لڑکھڑانے پر

شامِ غم نہ ایسے میں کٹ سکی تو کیا ہو گا
چاند کو منا لیں گے رات سر پہ آنے پر

روک تو نہیں سکتے تم کو دور جانے سے
مسکرا تو سکتے ہیں تم سے دور جانے پر

میری مات مت دیکھو ، حوصلہ مرا دیکھو
مسکرا رہی ہوں میں دل پہ زخم کھانے پر

بات تو نہیں کوئی اس طرح کی ہم تم میں
بات کر تو سکتے ہیں یونہی اک ، بہانے پر

Scanned with CamScanner

O

جیون کی بھول بھلیوں میں کب میں نے تمھیں بھلایا ہے
کوٹھے پر کاگا جب بولا ، سمجھی پیغام وہ لایا ہے

شاخوں سے پتے جھڑتے ہیں ، گل کھلتے ہیں دل ملتے ہیں
اس دل کا ایک ہی موسم ہے ، ہر سُو ہی تمھاری چھایا ہے

پھر صبح کے پنچھی شام ڈھلے جب لوٹ کے گھر کو آتے ہیں
تو ہر آہٹ پر لگتا ہے ، تُو لوٹ کے گھر کو آیا ہے

میں اس کی یادیں من میں لیے ، آنکھوں میں ہنستی رہتی ہوں
اب خواب بھی مجھ سے پوچھتے ہیں ، تم نے کیا عشق میں پایا ہے

میں آنکھیں موندنے لگتی ہوں تو آنکھیں بھر سی جاتی ہیں
تو چاند یہ مجھ سے کہتا ہے ، کیا پھر سے یاد وہ آیا ہے

جو لوٹ کے شہر سے آئے تو میں اس سے تیرا پوچھتی ہوں
اب تیرا میرا ملنا ہی اس جیون کا سرمایہ ہے

Scanned with CamScanner

○

اس نے پاس آنا تھا آ کے لوٹ جانا تھا
اور میں نے یہ دھوکہ بار بار کھانا تھا

تتلیوں نے سننی تھی داستان چاہت کی
خوشبوؤں نے لکھنی تھی ، بلبلوں نے گانا تھا

اور سارے لوگوں نے بات جان لینی تھی
ایک صرف تم نے ہی راز کو نہ پانا تھا

Scanned with CamScanner

گاؤں کے کمھاروں کی بھٹیاں ہی ٹھنڈی تھیں
مجھ کو تیر کر جس دن ندی پار جانا تھا

رسم ایک مشرق کی مجھ کو بھی نبھانی تھی
اور کچھ رواجوں سے اس نے خوف کھانا تھا

آستیں کے سارے سانپ دفعتاً ہی گرنے تھے
اس نے جب وفا کا ہاتھ مجھ تلک بڑھانا تھا

زندگی کی راہوں پر ایک دن بچھڑنا تھا
اجنبی سی راہوں نے پھر ہمیں ملانا تھا

تم سے مل کے ہم نے تو خود کو ہی بھلا ڈالا
ذات کا سفر ہم نے پیار کر کے جانا تھا

خواب کو حقیقت کے سامنے جو ہونا تھا
سچ نے اپنے پیروں پر جھوٹ لاد لانا تھا

Scanned with CamScanner

میں نے بھی تو بالآخر گھر کی راہ لینی تھی
اور اخیر اس کو بھی ساتھ چھوڑ جانا تھا

الجھنوں نے دنیا کی دل کو بانٹ دینا تھا
یاد رکھ کے تم کو بھی ہم نے بھول جانا تھا

خود سے ربط کھو بیٹھے تجھ سے رابطہ رکھا
ہم نے تو محبت کو عینِ ذات جانا تھا

Scanned with CamScanner

یشم یسل

مرے بیٹے محبت بڑھ گئی ہے-------
ستارے آسماں پر جب چمکتے ہیں
مرے بستر میں مَیں تنہا نہیں ہوتی
ترا احساس تیرا لمس میرے ساتھ ہوتا ہے

اندھیرے میں بھی اب میں اپنا رستہ دیکھ لیتی ہوں
تُو بن کر روشنی ہر وقت میرے ساتھ ہوتا ہے
سفر جتنا بھی لمبا ہو---------
میں اب تھکنے نہیں پاتی---------
ترا سایا مرے حصے کے سارے پاؤں چلتا ہے
غموں کی دھوپ میں تُو میرے سر پر چھاؤں بنتا ہے

Scanned with CamScanner

تری ماں کو اکیلی دیکھ کر جو وار کرتے ہیں
چرا کر اس کی کشتی اپنا دریا پار کرتے ہیں
گناہوں سے دھلے ہیں اور مجھے سنگسار کرتے ہیں
وہ ہر اک دور میں مریم کو مل کر خوار کرتے ہیں

وہ خوابوں میں بھی تجھ کو دیکھ لیں تو کانپ جائیں گے
لحد میں ان کے سارے لفظ بن کر سانپ جائیں گے

مرے بیٹے محبت بڑھ گئی ہے---------
تُو ماں کی استقامت ہے ، تُو اس کا ناز نخرہ ہے
تُو اس کے سر کی چادر ہے، تُو اس کے تن کا کپڑا ہے
مرے بیٹے مری سانسیں دعائیں بن کے چلتی ہیں
تُو جب بھی سانس لیتا ہے بلائیں میری ٹلتی ہیں

نیشم میرے مجھے دشمن سے بس اتنا ہی کہنا ہے
بدن سے روح گل سے بو کا چھن جانا تو ممکن ہے
مگر ماؤں سے بیٹوں کی جدائی ہو نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

سزا

ناخلف سے بیٹوں کی
اک سزا مقرر ہے
وہ کبھی بھی ماؤں سے بد دعا نہیں لیتے

درد بن کے گرتے ہیں
اشک بوڑھی آنکھوں سے
باپ اپنے بیٹوں کو خود سزا نہیں دیتے

Scanned with CamScanner

پاک فوج

شہیدو ! غازیو ، ماؤں کے بیٹو!
کڑکتی دھوپ میں چھاؤں کے بیٹو!
دعاؤں میں مری رہنے لگے ہو

تمھارا خوں رگوں میں بہہ رہا ہے
تمھارا عزم ہنس کر کہہ رہا ہے
نہ تم پر آنچ آئے ہم ہیں زندہ
ہَوا میں یوں اُڑو ، جیسے پرندہ
شہیدو ! غازیو ماؤں کے بیٹو!
مرے شہروں کے اور گاؤں کے بیٹو!
تمھاری اس طرح کی زندگی ہو
جو دشمن کے لیے شرمندگی ہو
اگر تم سانس لو تو ہو عبادت
اگر تم چل بسو تو بندگی ہو
کبھی تم پر نہ کوئی آنچ آئے
قیامت تک تمھاری زندگی ہو

Scanned with CamScanner

زندگی

جیل کی زندگی
حبس کی زندگی
قید کی زندگی

روز مرتی ہوئی آس کی زندگی
کچھ گناہوں کے احساس کی زندگی
خوں میں ڈوبی ہوئی باس کی زندگی
ایک ہارے ہوئے تاش کی زندگی
اک ندامت بھرے کاش کی زندگی

Scanned with CamScanner

ایک لمحے کی پاداش کی زندگی
زندگی زندگی
یہ کھلی زندگی
لذتِ غم میں ڈھلتی ہوئی زندگی
روز کاموں میں الجھی ہوئی زندگی
روزی روٹی کے دکھ سے بھری زندگی
دھوپ کی زندگی
بھوک کی زندگی
حبس کی زندگی
قید کی زندگی

روز مرنے کے احساس کی زندگی
عام کی زندگی، خاص کی زندگی
چلتی پھرتی ہوئی لاش کی زندگی

یہ تری زندگی!
یہ مری زندگی!

Scanned with CamScanner

دھماکہ

پھٹا بم اک یہاں پر
کٹی اک اور گردن
گرے معصوم سے تن
کفن ہے اور نہ مدفن
پڑھو۔۔۔۔اللہ اکبر
چلو۔۔۔اسکول و دفتر

جو جینا ہے یہ مشکل
تو موت آسان کر دو
یہاں افلاس و غربت
محبت ہے نہ الفت
ہر اک سُو غم کے ڈیرے
مصیبت ہم کو گھیرے
اجالا مر گیا ہے

Scanned with CamScanner

ہنسیں ہر سو اندھیرے
یہ کیسی زندگی ہے
اجالا ہوگا اک دن
یہ دل کو آس سی ہے
اگر آسانیاں ہوں
تو جی پاؤ گے کیسے
نہ سم پینے کو ہوگا
نہ غم سینے کو ہوگا
کرو گے جی کے پھر کیا
پڑھو۔۔۔۔۔اللہ اکبر
چلو۔۔۔۔اسکول و دفتر
دعا اللہ سے مانگو
دھماکہ ہو نہ کوئی
کٹے نہ پھر سے گردن
نہ بکھریں پھر سے لاشے
ہر اک سُو زندگی ہو
ہر اک سُو بندگی ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Scanned with CamScanner

○

وہ ملاقات پر نہیں آتی
''کوئی صورت نظر نہیں آتی''

کہہ تو دیتی ہے پر نہیں آتی
وہ کسی بات پر نہیں آتی

وعدہ ملنے کا روز کرتی ہے
مجھ سے ملنے وہ پر نہیں آتی

خوب تر ہے تمھارا حسن و جمال
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

گمشدہ عمر تو نہیں لیکن
مجھ سے ملنے وہ گھر نہیں آتی

Scanned with CamScanner

اور سب کچھ ہی لوٹ آتا ہے
زندگی لوٹ کر نہیں آتی

زندگانی سے پیار ہے تم کو
موت تم کو نظر نہیں آتی

جو نکلتی ہے ماں کے ہونٹوں سے
وہ دعا بے اثر نہیں آتی

موت کی رات، رات ہے ایسی
بعد جس کے سحر نہیں آتی

جو ہَوا اُس نگر میں چلتی ہے
وہ ہَوا اِس نگر نہیں آتی

جو سمندر میں ڈوب جاتی ہے
لاش وہ سطح پر نہیں آتی

یاد آتی تھی مجھ کو اس کی مناں
اب مگر اس قدر نہیں آتی

Scanned with CamScanner

O

میں جنت کی ٹھنڈی ہوا چاہتی ہوں
میں ہونٹوں پہ ماں کے دعا چاہتی ہوں

وفاؤں کے بدلے وفا چاہتی ہوں
''مری سادگی دیکھ کیا چاہتی ہوں''

ہرا کر تمھیں جیتنا چاہتی ہوں
تمھیں سے تمھیں چھیننا چاہتی ہوں

نہیں مانگنا تجھ سے کچھ میرے مولا!
فقط تجھ سے تیری عطا چاہتی ہوں

محبت کو سولی پہ جس نے چڑھایا
اسے دار پر کھینچنا چاہتی ہوں

Scanned with CamScanner

بہت ہی بری ہوں میں میرے خدا یا!
گناہوں کی اپنے سزا چاہتی ہوں

مزاروں سے لا دو مجھے کوئی چادر
میں اپنا بدن ڈھانپنا چاہتی ہوں

میں آئی ہوں جب سے ہَوا کے مقابل
نہ بجھ پائے جو وہ دیا چاہتی ہوں

کرم کی نظر مجھ پہ کر دے خدارا!
تری بزم سے اب اُٹھا چاہتی ہوں

نہیں مجھ کو تیرے لبادے سے مطلب
میں آنکھوں میں تیری حیا چاہتی ہوں

اے لوگو! مجھے صور سے مت ڈرانا
میں اک شیریں نغمہ سنا چاہتی ہوں

کہے کیا مناؔل اپنی چاہت کے بارے
تجھے جاں سے بڑھ کر پیا چاہتی ہوں

Scanned with CamScanner

بندے زمین پر ، نہ فلک پر خدا ترا
کوئی نہیں ہے دہر میں اب ہم نوا ترا

تُو کہہ رہا تھا تیری طرف سارا شہر ہے
لیکن ملا نہ ایک بھی درد آشنا ترا

بلبل نے میرے حصے کے نغمے چرا لیے
خوشبو کے ساتھ ساتھ یہ گل بھی ہوا ترا

Scanned with CamScanner

اب تیرا فن بھی کیسے کرے جنگلوں پہ راج
فن بھی یہ تیرا بک گیا ، سر بھی گیا ترا

تُو کیوں نہ اپنی بھوک کا قصہ سنا سکی
چند روٹیوں کے واسطے بستہ کھلا ترا

کیوں بولتا نہیں ہے ، مرے لال تُو بتا!
کیا لے گیا ہے تجھ سے ، کوئی حوصلہ ترا

کیا ہو گیا ہے تیرے خدا کو ، مجھے بتا!
سنتا نہیں ہے کوئی بھی اب وہ گلہ ترا

اک بات سوچنے کی ہے ، سوچ اس پہ تو مناآل
گر وہ نہیں ہے ، باغ ہے ، کیسے ہرا ترا؟

Scanned with CamScanner

O

چہروں پہ لکھے لوگوں کے صدموں کو پڑھا کر
قبروں پہ لکھے مُردوں کے کتبوں کو پڑھا کر

دکھ دینے کی سوچ آئے کبھی دل میں کسی کو
پھر دل میں بسے پیار کے رشتوں کو پڑھا کر

جو کہہ دے کوئی اس پہ کبھی غور نہ کر تُو
کہتے ہوئے انسان کے لہجوں کو پڑھا کر

کس جرم کی پاداش میں پھانسی کی سزا ہے
تختے کو تو پڑھ لیتا ہے تختی کو پڑھا کر

جب بازی لگے ہارنے تو غور سے اے دوست!
شطرنج پہ بچھے ہوئے مہروں کو پڑھا کر

آنکھوں سے ٹپکتے ہوئے پانی پہ نظر کر
میں یہ نہیں کہتی ہوں کہ چہروں کو پڑھا کر

Scanned with CamScanner

○

تارے توڑ کے لا نہیں سکتی
دشت میں پھول کھلا نہیں سکتی

اپنا تجھے بنا نہیں سکتی
لیکن تجھے بھلا نہیں سکتی

سچ سولی پر لا نہیں سکتی
جھوٹ کے پیر بنا نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

آنکھ سے اشک بہا نہیں سکتی
دل کا زخم دکھا نہیں سکتی

سچ پر اتنی تعزیریں ہیں
اپنے ہونٹ ہلا نہیں سکتی

پھول بنا تو لوں کاغذ کے
خوشبو ان میں لا نہیں سکتی

روزہ رکھا چپ کا میں نے
چغلی تیری کھا نہیں سکتی

رستے میں کوئی نقش نہیں ہے
تیرا کھوج لگا نہیں سکتی

گھنگھرو پہنے غم کے میں نے
لیکن غم کو نچا نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

ڈوب گئی ہوں عشق میں تیرے
اپنا آپ بچا نہیں سکتی

لوگ سبھی خائف ہیں تم سے
شرم تمھیں پر آ نہیں سکتی

آنسو بیچتی پھرتی ہوں میں
لیکن درد کما نہیں سکتی

بیتی باتیں بیت چکی ہیں
لمحے واپس لا نہیں سکتی

تُو نے تڑپایا ہے مجھ کو
میں تجھ کو تڑپا نہیں سکتی

خوشبو پھول سے روٹھ گئی ہے
یار مناآل منا نہیں سکتی

Scanned with CamScanner

○

کہا اُس نے زمینوں پر جنھیں چلنا نہیں آتا
کہا میں نے ستاروں پر انھیں چڑھنا نہیں آتا

کہا اُس نے محبت آگ ہے ہر شے جلادے گی
کہا میں نے میں آنسو ہوں مجھے جلنا نہیں آتا

کہا اُس نے تمھاری آنکھ پر میں بند باندھوں گا
کہا میں نے میں دریا ہوں مجھے تھمنا نہیں آتا

Scanned with CamScanner

کہا اُس نے زمانے نے تمھیں کیوں روند ڈالا ہے
کہا میں نے زمانے کو مجھے پڑھنا نہیں آتا

کہا اُس نے میں سورج ہوں جلا کر راکھ کر دوں گا
کہا میں نے میں پانی ہوں مجھے جلنا نہیں آتا

کہا اُس نے محبت میں بھلا کیا جان دو گی تم
کہا میں نے محبت میں مجھے مرنا نہیں آتا

کہا اُس نے چلی جاؤ مجھے کچھ کام کرنے ہیں
کہا میں نے اجل ہوں میں مجھے ٹلنا نہیں آتا

کہا اُس نے بتاؤں میں کمی ہے تم میں کس شے کی
کہا میں نے جو تم کرتے ہو وہ کرنا نہیں آتا

Scanned with CamScanner

○

میرے سر سے تو سائبان نہ لے
اے خدا! آخری امان نہ لے

اس میں خوشبو ہے میرے آبا کی
مجھ سے میرا تُو یہ مکان نہ لے

تھام رکھی ہے سب زمیں اس نے
مجھ سے تُو آخری چٹان نہ لے

میں مسافر ہوں چند گھڑیوں کی
دیکھ مجھ سے مرا جہان نہ لے

وقت کا دے چکی ہوں میں تاوان
تُو مرا اور امتحان نہ لے

جس کماں سے نکل گئے ہیں تیر
مجھ سے تُو وہ مری کمان نہ لے

میں ہوں بوڑھی اجل مجھے لے جا!
مجھ سے بیٹا مرا جوان نہ لے!!

Scanned with CamScanner

دعا

مجھے اب تک وہ بچپن کی نمازیں یاد آتی ہیں
نہ جب آیات آتی تھیں
نہ جب قرآن آتا تھا

مگر یہ علم تھا
مولا دعائیں ساری سنتا ہے
نمازی کے مصلے کے تلے وہ نوٹ رکھتا ہے

جنھیں مائیں نہ لیتی تھیں
مگر بچوں سے کہتی تھیں
کہ جتنے مانگے تھے پیسے
یہ اس سے کم ہیں یا زائد
تو بچے ہنس کے کہتے تھے ہمیشہ کم نکلتے ہیں

Scanned with CamScanner

تو مائیں زور دیتی تھیں
دعائیں بار ہا مانگو
تو پورے نوٹ آتے ہیں
مری جتنی نمازیں ہیں
اور ان کے جتنے پیسے ہیں
وہ میری ماں کو دے دینا

بڑی ہو کر یہ جانا ہے
کہ بچپن میں مصلے کے تلے جتنے بھی پیسے تھے
وہ سب ماں کی دوا کے تھے

وہ جنت میں مصلے پر دعا سی بن کے بیٹھی ہے
دوا، اب بھی نہیں کھاتی

خدائے پاک ، اے مولا!
مصلے کے تلے اب کوئی بھی پیسے نہیں رکھتا
جو تجھ پر قرض ماں کا ہے تو وہ لوٹا نہیں سکتا؟

Scanned with CamScanner

بابا فریدؒ کے کلام کا اردو ترجمہ

دل کا درد ستائے فریدا
ہجر ترا زخمائے فریدا

عشق دُکھے دل کی ہے شادی
رہبر مرشد عشق ہے ہادی
عشق ہے سب کا پیر
پیر مرا سمجھائے فریدا

Scanned with CamScanner

○

نیند اچھی ہے ترے خواب نے مرنے نہ دیا
زندگی تُو نے کوئی کام بھی کرنے نہ دیا

میں نے چاہا بھی مرا گھر نہ کبھی بھی ٹوٹے
اس نے توڑا مجھے حالات سے لڑنے نہ دیا

میں نے رونا تھا ترے غم میں مسلسل لیکن
تُو نے آنکھوں میں مجھے اشک بھی بھرنے نہ دیا

تم کو شکوہ تھا کہ میں تم سے بگڑ جاتی ہوں
میں سدھر جاتی مگر تم نے سدھرنے نہ دیا

Scanned with CamScanner

میں نے سوچا کہ چلی جاؤں جہاں سے واپس
میری سانسوں نے کرایہ مجھے بھرنے نہ دیا

میں ترے دل میں بنا لیتی جگہ اپنی مگر
تُو نے تو مجھ کو وہاں پاؤں بھی دھرنے نہ دیا

میں نے سوچا کہ بدل جاؤں میں تیری خاطر
پر تری ضدی طبیعت نے بدلنے نہ دیا

چلتی گاڑی کی تو زنجیر کو کھینچا میں نے
اُس نے رستے میں مگر مجھ کو اترنے نہ دیا

اُس نے تسبیح کی صورت مجھے باندھے رکھا
میں بکھر سکتی تھی پر اُس نے بکھرنے نہ دیا

میں نے چاہا تھا ترا ہجر سلامت رکھتی
کوئی جیون میں چلا آیا، یہ کرنے نہ دیا

میرے ہاتھوں میں کئی پھول تھے اُس کی خاطر
اپنے رستے سے مگر اُس نے گزرنے نہ دیا

Scanned with CamScanner

حضرت بی بی خدیجہؓ کے یومِ وصال پر

محمد ﷺ کی بیوی وہ امّت کی ماں
وہ خاتونِؓ جنت وہ دکھیاری ماں

وہ دو شادیوں میں جو بیوہ ہوئی
وہ فکر و بصیرت کا میوہ ہوئی
وہ دولت غریبوں کو دیتی رہی
وہ ہر اہلِ ایماں کی داتا ہوئی

Scanned with CamScanner

نہ پوچھا کہ کب اور کیسے کہاں
محمد ﷺ کی ہاں میں ملا دی تھی ہاں
نبی ﷺ پہ وہ ہر گام واری ہوئی
نبی ﷺ کو بھی جاں سے وہ پیاری ہوئی
محمد ﷺ پہ رب نے اتاری وحی
تو اس نے مسلسل مصیبت سہی

جو رزقِ فراواں خدا نے دیا
خدیجہؓ نے قرباں نبی ﷺ پہ کیا
خدا نے صلہ اُس کو ایسے دیا
زمیں پر ہی خاتونِ جنت کیا

کِیا رب نے نعمت کا یوں سلسلہ
عطا کی گئی گود میں فاطمہؓ
نکھارا خدیجہؓ کا ایسے چمن
بنے اس کے بیٹے حسینؓ اور حسنؓ
مرا تو ہے آخر میں اتنا بیاں
نہ ان کو سمجھ پائے اہلِ جہاں

Scanned with CamScanner

اب آن ملو ہم سے

اب آن ملو ہم سے
بڑی دیر ہوئی سجنا
تری راہوں میں بیٹھے ہیں
اب آن کے دستک دو
ان بند کواڑوں پہ
جہاں آنکھیں جاگتی ہیں

آ بیٹھ منڈیر اوپر
کاگا نے یہ پوچھا ہے
جسے گلیوں میں دیکھا تھا
وہ گھر کو نہیں آیا؟

Scanned with CamScanner

خوابوں میں تو آتے ہو
نیندوں میں سماتے ہو
کیوں گھر میں نہیں آتے
ہم رستہ تکتے ہیں
اب آن ملو ہم سے
وحشت بھری یہ شامیں
ہمیں ڈسنے لگی ہیں اب

کہیں شام نہ ہو جائے
سکھیاں مجھے کہتی ہیں
ترے پیار کے مڑنے تک
تری عمر نہ ڈھل جائے

اب آن ملو ہم سے
مرے دل کا دروازہ
دستک پہ ہواؤں کی
بس کھلنے لگا ہے اب
کچھ پتّوں کی آہٹ سے

Scanned with CamScanner

ترا وہم گزرتا ہے
دن ایسے گزرتا ہے

اور رات بھی کٹتی ہے
لیکن دل آنگن میں
تری یاد ٹہلتی ہے
مرے بس میں نہیں سجنا
تجھے دل سے بھلا دینا
تری یاد کے دیپک کو
سانسوں سے بجھا دینا

ترے بس میں ہے سب سجنا
اب آن ملو ہم سے

Scanned with CamScanner

ہجر و وصل

ذہن سے تو اوجھل ہے من سے پر نہیں جاتا
دھیان تیرا آئے تو کام ہو نہیں پاتا

سرخ پھول اس کو میں کس طرح سے بھیجوں گی
میرے گھر کے رستے میں جس کا گھر نہیں آتا

وصل اور فراق اس کا ایک جیسے لگتے تھے
زندگی کے ہونے کا کیوں مزہ نہیں آتا

شام کی ہواؤں میں مجھ کو ڈھونڈنے والا
صبح کے اجالے میں مجھ سے مل نہیں پاتا

روح تک جلائی ہے تیرے ساتھ نے لیکن
دل تمھارے چہرے سے خار کیوں نہیں کھاتا

Scanned with CamScanner

چاند

تمھیں پایا
تو لگتا تھا
کہ میں نے چاند پایا ہے
اندھیرا موت ہے
پر زندگی بھی ساتھ لایا ہے

تمھیں کھویا
تو لگتا ہے
کہ میں نے چاند کھویا ہے
اجالا زیست ہے
لیکن اندھیرا ساتھ لایا ہے

Scanned with CamScanner

راحم بلال

(اپنے بیٹے کے لیے ۲۰۱۳ء میں لکھی ایک نظم)

میرے بیٹے، میرے راحم!
تُو اپنی ماں سے نالاں ہے
تُو اپنی ماں سے کہتا ہے
وہ تجھ سے پیار نہیں کرتی
اور تجھ کو یاد نہیں کرتی
اور یہ بھی نہیں کہتی آ کر
اسے تجھ سے بہت محبت ہے

Scanned with CamScanner

میرے بیٹے، میرے راحم
سچ بات میں تمھیں بتاتی ہوں
ترے غم نے تری جدائی نے
مجھے زندہ ہی کب چھوڑا ہے
ابھی کچھ دن پہلے اے بیٹے!
میں اس تربت میں لیٹی تھی

جہاں روح تھی اور نہ جسم مرا
بس میرے نام کی تختی تھی

میں وہاں لپٹ کر خوشبو سے
تیری سانسوں سے مہکتی تھی
اور تیری ہر تکلیف کو میں
خود اپنے آپ پہ سہتی تھی
تُو روتا تو ترے دریا میں
میں آنسو بن کر بہتی تھی
لیکن کچھ کہہ نہیں پاتی تھی

Scanned with CamScanner

گر اذنِ سخن مجھ کو ملتا
تو چٹھی لکھتی میں تم کو
محبت کی صدا بن کر ترے کانوں میں وہ پھرتی
مگر یہ ہو نہیں پایا

مرے بیٹے اگر ممکن ہو مجھ سے در گذر کرنا
میں چٹھی لکھ رہی ہوں دل کو صاف کر لینا
میں زندہ ہو گئی ہوں اب تجھے نغمے سناؤں گی
میں خود چٹھی بنوں گی دل تجھے اپنا دکھاؤں گی
تو جن آنکھوں سے بہتا ہے نہ وہ آنکھیں چھپاؤں گی

بڑا تو ہو گیا لیکن مرا اب بھی تو بچہ ہے
میں جھوٹی تو نہیں لیکن تُو اپنے غم میں سچا ہے

ترے دل پر لکھا میں غم کا صفحہ پھاڑ ڈالوں گی
میں تیرے دل سے غم کی دھول ساری جھاڑ ڈالوں گی

Scanned with CamScanner

نازیہ حسن

پھول خوشبو ہوا روشنی نازیہ
تیرے نغموں میں ہے تازگی نازیہ
تُو نے دیکھے نہ مذہب، نہ ملت کوئی
تُو نے بانٹی سبھی میں خوشی نازیہ
تُو تھی لوگوں پہ ربِ علیٰ کا کرم
تُو محبت کا اصلی اچھوتا بھرم
تیرے نغموں پہ جھومیں زمیں آسماں
تُو نے باندھا محبت کا ایسا سماں
اس مرض نے جو تجھ کو تھا دھوکہ دیا
ایک بیٹے سے ماں کا سہارا چھنا
تجھ کو مالک نے تھوڑا جو موقع دیا
تُو نے سارے زمانے کو چونکا دیا
کتنے بچوں کی تنہا تُو ماں بن گئی
بے اماں تھے جوان کی اماں بن گئی
تجھ کو جنت میں رب کی اماں نازیہ

ننھے بہادر

ننھے بہادر!
کیونکہ بھاگنا اچھی بات ہے
دوڑنے والا سب سے آگے جاتا ہے
لیکن جب وہ تھک جاتا ہے
پیچھے چلنے والا راہی
اس سے آگے آجاتا ہے

میں نہیں کہتی
ننھے بہادر!
تم بھی ایسے دوڑتے دوڑتے
تھک جاؤ اور۔۔۔
تم سے پیچھے آنے والا
تم سے آگے بڑھ جائے
اس لیے میرے ننھے بہادر
چلنا سیکھو!

Scanned with CamScanner

سیاسی پیشکش

اس نے مجھ پر
اپنے گھر کا
ہر دروازہ کھول دیا ہے

مجھ کو اپنے
گھر آنے کی
دعوت دی ہے

لیکن شائد
انجانے میں
میرے کمرے کے تالے کی
چابی اُس نے گم کر دی ہے!

Scanned with CamScanner

غریب کسان

اوپر والے سچے سائیں!
میرے سارے آنسو لے لے!
مینہ برسا دے!
بِن پانی کے
بِن بارش کے
سبز سنہری فصلیں اجڑیں

اب کی بار جو قسمت بگڑی
تو پھر میرا ایک ہی بیٹا
دوا کی خاطر
پیسے نہیں ہوں گے تو پھر
مجھ سے جدا ہو جائے گا

اوپر والے سچے سائیں!
میرے سارے آنسو لے لے!
مینہ برسا دے!

Scanned with CamScanner

ایک لکھاری۔ایک بیوپاری

اک ویگن میں لوگ تھے بیٹھے
ان میں اک بیوپاری تھااور
دوجاایک لکھاری تھا

بیوپاری خوش باش تھابیٹھا
گھر سے خالی ہاتھ آیا تھا
لیکن گھروالوں کی خاطر
بہت کما کر لایا تھا
بیوی کے لئے کپڑے لیے،زیور جوتے
بچوں کے لیے نئے کھلونے
اور تجوری کے بھرنے کو تھی
بہت سی نقدی

Scanned with CamScanner

لیکن ایک لکھاری تھا جو
خالی گھر کو لوٹ آیا تھا
جب وہ گھر سے نکلا تھا تو
اس کے پاس بہت پیسے تھے
گھر کی ساری نقدی زیور
اور ضرورت کے سب پیسے
لے کر گھر سے نکلا تھا وہ

اچھے دنوں کی آس میں گھر سے نکلا تھا
بیوی خوش تھی اور بچے بھی راضی تھے
آس یہی تھی
باپ جو لوٹ کے آئے گا تو
اچھے کپڑے، جوتے، زیور اور کھلونے، سب کچھ
لے کر آئے گا

لیکن وہ تو خالی ہاتھ ہی لوٹ آیا اور
آ کر بولا
راہ میں مَیں نے

Scanned with CamScanner

اک معصوم سی بچی دیکھی
جو اپنی غربت کی خاطر
عزت بیچنے نکلی تھی

میں نے اپنا سب سرمایہ
اس کی جھولی میں انڈیلا

اور دُکھے دل کو سنبھالے
اشک بہاتے
گھر کو واپس لوٹ آیا ہوں

Scanned with CamScanner

پاگل لڑکی روٹھ نہ جانا

پاگل لڑکی روٹھ نہ جانا
بالکل سچ سچ بات بتانا
تیری آنکھیں، سندر سپنے
تیرا بدن، ملبوس کی شکنیں
تیرے ہونٹوں کی یہ لالی
تیرے کانوں کی یہ بالی
جب سب مل کر ہنستے ہیں تو
تیرا دل اک بندیا بن کر
تیرے ماتھے پر سجتا ہے
اور کوئی اس دل کے اندر
جگمگ جگمگ کرتا ہے

Scanned with CamScanner

دیکھ کے جس کو
یاد آتا ہے
مجھ کو اپنا ماضی
اور کوئی گہری آنکھوں والا
پاگل لڑکی روٹھ نہ جانا
بالکل سچ سچ بات بتانا

میں پھر ایک دعا کرتی ہوں
شائد وہ پوری ہو جائے
تیرے ماتھے کی یہ بندیا
سچ مچ ہی تیری ہو جائے

Scanned with CamScanner

کوئی آتا نہیں

کوئی آتا نہیں۔۔۔
کوئی نغمہ یہ پائل سناتی نہیں
کوئی جگنو بھی رستہ دکھاتا نہیں
شام آنگن میں میرے اترتی نہیں
چاند نکلا نہیں
کوئی تارا کہیں ٹمٹماتا نہیں
کوئی آتا نہیں۔۔۔

گھر کے دروازے پر
کوئی دستک تو ہے من میں ہلچل تو ہے
در کھلے تو کوئی رخ دکھاتا نہیں
کوئی آتا نہیں۔۔۔

میرے گلشن میں خوشبو بکھر جاتی ہے
پھول کِھل جاتے ہیں
کوئی تتلی کہیں سے پر آتی نہیں

Scanned with CamScanner

اور بلبل بھی نغمہ سناتا نہیں
کوئی آتا نہیں۔۔۔

وقت کی چھاؤں میں بیٹھ جاؤں بھی تو
دھوپ کا آسماں دور جاتا نہیں
کوئی بادل بھی رستے میں آتا نہیں
کوئی آتا نہیں۔۔۔

ختم ہوتا نہیں کام کا سلسلہ
سر کھجانے کی فرصت بھی ملتی نہیں
دھیان تیرا بھی دل سے نکلتا نہیں
کوئی آتا نہیں۔۔۔

ایک امید کا سلسلہ ہے کہ جو
ختم ہوتا نہیں
کوئی امید گرچہ بر آتی نہیں
آس کا کارواں دور جاتا نہیں
کوئی آتا نہیں۔۔۔

Scanned with CamScanner

اے بادِ صبا

اے بادِ صبا!
اتنا تو بتا
کیا پھول اس شہر میں کھلتے ہیں
جس شہر میں میرا دل نہ کھلا

کیا اس دھرتی کی مٹی سے
اب بھی وہ خوشبو آتی ہے
بچھڑوں کی جو یاد دلاتی ہے

کیا دیس کی گلیوں میں اب تک
وہ ایک گلی بھی باقی ہے
جس گلی میں میرا گھر تھا کبھی
وہ ایک گلی
جس گلی میں دل کی کلی کھلی
جو کمرہ میرا مسکن تھا
اس کمرے کی

Scanned with CamScanner

کیا آج بھی کھڑکی کھلتی ہے
گر ایسا ہے تو بادِ صبا
اس شہر کو مرا سلام کہو

اور کہنا مجھے معاف کرے
میں تیز ہوا کا جھونکا تھی
جو آج یہاں اور کل کو وہاں

اس شہر سے کہنا بادِ صبا
جو تجھ کو چھوڑ کے جاتے ہیں
وہ تجھ کو بھول نہیں پاتے

جب تیری یاد ستاتی ہے
تو پہروں نیند نہیں آتی
جب تیری یاد ستاتی ہے
اک زخم نیا دے جاتی ہے
اے بادِ صبا!
اے بادِ صبا!

Scanned with CamScanner

بیس برس

جانے کیسی خواہش ہے
میرے من میں آتا ہے
موند کے آنکھیں سو جاؤں
پھر سپنوں میں کھو جاؤں
بیس برس تک کم از کم۔۔۔

جب سپنوں سے جاگوں تو
ساری دنیا بدلی ہو
جس رستے پر چلتی رہی
وہ بھی مجھے پہچانے نہیں
کوئی بھی مجھ کو جانے نہیں

لیکن اس کو دیکھوں تو
وہ بالکل ہی ویسا ہو
بیس برس پہلے جیسا!

Scanned with CamScanner

پتھر کی دھڑکن

نجانے کیا گزرتی ہے
کسی پتھر کی دھڑکن پر
کہ جب کوئی کسی
سفاک مجرم کو

یا کسی بے رحم منصف کو
کسی بے درد انساں کو
کوئی پتھر سا کہتا ہے

صنم پتھر سا کہتا ہے
یا دل پتھر سا کہتا ہے

نجانے کیا گزرتی ہے
کسی پتھر کی دھڑکن پر

Scanned with CamScanner

رقص

یہ ہوائیں رقص میں ہیں
یہ فضائیں رقص میں ہیں
مرا جسم گا رہا ہے
مرے پاؤں رقص میں ہیں
مری آنکھوں کے یہ درپن
مرے سینے کی یہ دھڑکن
مری آنکھوں کا یہ کجلا
مری بانہوں کا یہ گجرا
مری گالوں کی یہ لالی
مرے کانوں کی یہ بالی
یہ زمیں بھی رقص میں ہے
یہ فلک بھی ناچتا ہے
مری روح گا رہی ہے
مرا عشق میری مستی
مری ذات میری ہستی
مرا میت میرا سانول
مری دھوپ میرا بادل

Scanned with CamScanner

مرے گیت میری غزلیں
مرے شعر میری نظمیں
مری صبح رقص میں ہے
مری شام رقص میں ہے
مری رات گا رہی ہے
مرا خواب رقص میں ہے
مرا ساتھی میرا اپنا
مرا یار میرا سپنا
ترا ہجر تیری دلہن
ترا درد تیری الجھن
تری ذات رقص میں ہے
یہ حیات رقص میں ہے
ترا وصل نغمہ زن ہے
ترا ہجر رقص میں ہے
میں جو تیرے ساتھ ہوتی
ترے ساتھ رقص کرتی
مرا دل بھی رقص کرتا
یہ جہان رقص کرتا

Scanned with CamScanner

گیت

مرے کون ہو تم بتاؤ بھی مجھ کو
رلاؤ بھی مجھ کو ، ہنساؤ بھی مجھ کو

وفاؤں کی راہیں یہ مانا کٹھن ہیں
مگر ان پہ چلنے کو جی چاہتا ہے
بہت دیر سمٹائے رکھا ہے خود کو
مگر اب بکھرنے کو جی چاہتا ہے
نگاہوں میں لے کر مرا کانچ سا دل
کسی راہ پر اب گراؤ بھی مجھ کو

Scanned with CamScanner

بہت دکھ دیئے ہیں ہمیں زندگی نے
بہت دیر تک ہم تڑپتے رہے ہیں
اندھیروں میں گزری ہے یہ عمر ساری
اجالوں کو اکثر ترستے رہے ہیں
اگر شمع بن کر یہاں آ چکے ہو
تو پروانہ جاناں بناؤ بھی مجھ کو

ہواؤں میں لپٹی حیا گا رہی ہے
تُو گھونگھٹ اٹھائے مجھے تک رہا ہے
ترے بازوؤں میں سمٹ آئی ہوں میں
مرے گیسوؤں پر تُو سر رکھ رہا ہے
بہت دیر تک خواب دیکھا جو ہم نے
اسے اب کے سچ کر دکھاؤ بھی مجھ کو

Scanned with CamScanner

خوابیدہ آرزو

میں ابھی نیند میں ہوں
میں جاگی نہیں
میری آنکھوں کی جھیلوں میں اتری ہوئی
میرے خوابوں کی کشتی رواں ہے ابھی

نیند کے چپوؤں پر
ابھی چل رہی ہے

میرے بستر کی شکنوں میں
ہاتھوں کی مہندی کی مہکار ہے

نرم خوابوں کے جھرمٹ میں
دلہن ابھی سو رہی ہے

Scanned with CamScanner

میری سانسوں میں آتی ہوئی
اس کی خوشبو
ابھی تک یہیں ہے
میرے کمرے کی کھڑکی پہ لٹکا ہوا
تیرا تحفہ
سنہری سا پردہ
جو چلمن کی کرنیں لیے ہنس رہا ہے

میری ساری تھکاوٹ
ہوا کو پکڑ کر
مرے جسم سے دیر کی جا چکی ہے
مگر میں ابھی نیند میں ہوں میں جاگی نہیں ہوں

میں جاگوں بھی کیسے
ابھی میرے چہرے سے زلفیں اٹھاتے ہوئے
اپنی سانسوں کی مہکار سے
تم نے مجھ کو جگایا نہیں۔۔

Scanned with CamScanner

کیا ضروری ہے

کیا ضروری ہے بہار آئے تو گل کھل جائیں
پیڑ کی شاخیں نئے بوجھ سے پھر ہل جائیں
زخم جو بھر نہ سکے ہوں وہ سبھی سل جائیں
لوگ جو بچھڑے ہوئے ہیں وہ سبھی مل جائیں

سبزے پر اوس کے قطروں کا ملن ہو جائے
باغ سارا کسی تتلی کا وطن ہو جائے

کیا ضروری ہے خزاں زرد سندیسہ لائے
پھول کے واسطے پھر دھوپ کا رشتہ لائے
خاک کے تن کے لیے پتوں کا تحفہ لائے
برف کے نیچے دبا پیار کا شعلہ لائے

Scanned with CamScanner

شاخ سے ٹوٹے جو پتّا تو ہوا کو تھامے
دل سے نکلی ہوئی ہر آہ دعا کو تھامے

کیا ضروری ہے محلات نشینوں کے لیے
اب بھی برسات کے ہاتھوں میں ہو منصف کی چھڑی
کیا ضروری ہے کہ ہر بیٹے کی آمد کے لیے
روز دروازے پہ اک بھیگی ہوئی ماں ہو کھڑی

چاند چھپ جائے کہیں بدلی میں لیکن پانی
رات بھر دید کی خاطر کرے نوحہ خوانی

کیا ضروری ہے کہ میں نے جسے چاہا تھا کبھی
اگلی دنیا میں مرا پیار اسے پا جائے
کیا ضروری ہے جو دھڑکا نہ کبھی میرے لیے
اگلی رُت میں بھی مرا دل اُسے پتھر پائے

کیا ضروری ہے کہ پتھر سدا پتھر ہی رہے
کیا ضروری ہے کہ دلبر سدا دلبر ہی رہے

Scanned with CamScanner

ماسی ماں

ماں جیسی جو ماسی تھی اب وہ بھی ہم سے دور ہوئی
آنکھوں میں جو بستی تھی وہ خواب نگر کا نور ہوئی
کہتی تھی آ کر مل جاؤ دل میرا گھبراتا ہے
جیسے جیسے عمر بڑی ہو موت کا ڈر مر جاتا ہے
میرے پوتے مرے نواسے جب آنگن میں کھیلتے ہیں
تو آنکھوں میں چپکے سے اپنا بچپن بھر آتا ہے
اپنی اور تری ماں کی سب باتیں تم کو سنانی ہیں
آجا میری بنّو رانی دل گھٹتا ہی جاتا ہے

اب ماسی کی ساری باتیں جیسے کہیں کافور ہوئیں
آنسو چننے والی آنکھیں نندیا سے مجبور ہوئیں

کوئی بھلا یہ کب سمجھے جو آنکھوں میں بس جاتا ہے
ایک وہی بس پیار کا لمحہ جیون پر چھا جاتا ہے

Scanned with CamScanner

دکھ کے ہر موسم کے اندر سکھ کا موسم جھانکتا ہے
لیکن موت کا درد ہے ایسا جس سے مسیحا بھاگتا ہے

جیسے سخت بخار کے اندر سارا بدن کملاتا ہے
ماں کے جانے سے ایسے ہی دل سُونا ہو جاتا ہے

ماسی کی میٹھی خوشبو سے ساری فضا مسحور ہوئی
قبر کی مٹی اُس کو چھو کر خود پر ہی مغرور ہوئی

میرے گھر آنگن کی جنت ، قبر تجھے آباد کرے
کروٹ کروٹ میرا مولا تیری روح کو شاد کرے
تیرے پوتے ، ترے نواسے جو آنگن میں سوتے ہیں
تیری قبر کی ٹھنڈک ان کی آنکھوں کو آباد کرے
ان کے سر سے ہاتھ اٹھا ہے ماں جیسی اک ہستی کا
اب کوئی دکھ دنیا کا ان کو نہ کبھی ناشاد کرے
آنے والوں کا جانا تو دنیا کا دستور ہوا
شاہ کوئی ہو چاہے گدا ہو ، ہر کوئی مجبور ہوا

Scanned with CamScanner

○

مجھ ایسے کئی لوگ جوانی میں مرے ہیں
کردار کئی پیار کہانی میں مرے ہیں

کچھ لوگوں کی قسمت میں یہاں عید نہیں ہے
کچھ لوگ یہاں عشرۂ ثانی میں مرے ہیں

تاریخ کے صفحات میں زندہ ہیں ابد تک
ہم لوگ فقط عالمِ فانی میں مرے ہیں

مٹی سے جدائی کا انھیں دکھ ہے زیادہ
کچھ لوگ جو دریاؤں کے پانی میں مرے ہیں

بہتے ہوئے جاتے ہیں سمندر کی طرف یہ
دریا سبھی اپنی ہی روانی میں مرے ہیں

اپنے ہی خد و خال کو پڑھتے رہے ہم لوگ
کم حسن تھے ہم آئینہ خوانی میں مرے ہیں

Scanned with CamScanner

○

زیادہ نام کمانے میں ماری جاؤں گی
میں شہرتوں کے زمانے میں ماری جاؤں گی

میں زندہ رکھوں گی کردار اپنے دشمن کا
خود اپنے لکھے فسانے میں ماری جاؤں گی

میں دشمنوں کی طرف آپ جانا چاہتی ہوں
میں فاصلوں کو مٹانے میں ماری جاؤں گی

Scanned with CamScanner

میں ایک ننھی سی چڑیا ہوں، تیز آندھی ہے
میں گھونسلے کو بچانے میں ماری جاؤں گی

جسے بجھانے کی کوشش زمانہ کرتا ہے
میں اس دیے کو جلانے میں ماری جاؤں گی

کچل ہی دے گا یہ بڑھتا ہوا ہجوم مجھے
گرے ہوؤں کو اٹھانے میں ماری جاؤں گی

دھرے گا کوئی بھی مجھ پر نہ جنگ کا الزام
اگر میں اپنے ٹھکانے میں ماری جاؤں گی

جو کرنے والے ہیں آخر خدائی کا دعویٰ
میں ان بتوں کو گرانے میں ماری جاؤں گی

Scanned with CamScanner

کاش نہ تم کو جانے دیتے

کاش نہ تم کو جانے دیتے
خود سے لڑ کر تجھ تک آتے
انا کو ٹھوکر مار گراتے
سونی راہوں میں مر جاتے
کاش نہ تم کو جانے دیتے

کہہ دیتی میں تجھ بن ساجن
کچھ بھی نہیں یہ تیری جوگن
میں کو تو بن جانے دیتے
کاش نہ تم کو جانے دیتے

تم ہو میرے میت یہ کہتے
جیون کا سنگیت یہ کہتے
سچ کو لب تک آنے دیتے
کاش نہ تم کو جانے دیتے

Scanned with CamScanner

پھولوں میں خوشبو ہے جیسے
من میں تُو ہی تُو ہے ویسے
تتلی کو اُڑ جانے دیتے
کاش نہ تم کو جانے دیتے

تم بن ہم اک پل کب رہتے
ہر لمحہ اس آس میں رہتے
منوا کے دکھ تم سے کہتے
کاش نہ تم کو جانے دیتے

کاش کبھی یہ تم سے کہتے
کاش کبھی وہ تم سے کہتے
آج جہاں کے دکھ نہیں سہتے
کاش نہ تم کو جانے دیتے

Scanned with CamScanner

سب کچھ رواں دواں ہے محبت کے بعد بھی
خوشیوں کی کہکشاں ہے محبت کے بعد بھی

وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ میں مر ہی جاؤں گی
پر زندگی رواں ہے محبت کے بعد بھی

سنتی تھی میں جسے کبھی نفرت کی اوٹ سے
کانوں میں وہ اذاں ہے محبت کے بعد بھی

طاری تھا جس کا خوف محبت سے پیشتر
وہ شخص بد گماں ہے محبت کے بعد بھی

چاہت سے پہلے مجھ پہ اترتی تھی شاعری
میری غزل جواں ہے محبت کے بعد بھی

Scanned with CamScanner

پہلے بھی اشک آنکھ سے ڈھلتے تھے شب ڈھلے
یہ سلسلہ رواں ہے محبت کے بعد بھی

میں نے یقین تجھ پہ کیا تھا دمِ الست
ایماں مرا جواں ہے محبت کے بعد بھی

پہلے بھی تارا بن کے چمکتا تھا عرش پر
دل میں سخن جواں ہے محبت کے بعد بھی

اک دشت سے گزر کے میں آئی ہوں دیر بعد
اک دشتِ بے کراں ہے محبت کے بعد بھی

اشکوں کا لمس پہلے بھی گالوں کو بار تھا
یہ بوجھ تو گراں ہے محبت کے بعد بھی

دیوار و در میں رہتی تھی پہلے بھی تُو منالؔ
خالی ترا مکاں ہے محبت کے بعد بھی

نرم گلاب

کالج کے ٹیرس پر آ کر
مجھ سے میری دوست یہ بولی
اس نے مجھ کو پھول دیا ہے
نیم شگفتہ پھول ہے لیکن
پوری خوشبو والا ہے

آج تو مجھ کو ایسا لگا ہے
جیسے گلشن مہک رہا ہے
ساتھ میں تھوڑے کانٹے بھی تھے
جن سے ہاتھ سے خون بہا ہے

Scanned with CamScanner

لیکن جو بھی پیار کرے گا
اس کو تو یہ درد ملے گا
وہ تو درد کو ہنس کے سہے گا

میں پگلی کو دیکھ رہی ہوں
ساتھ میں یہ بھی سوچ رہی ہوں
ہر عورت ہی ایسی ہے
اوپر سے ہے نرم گلاب اور
اندر زخموں والی ہے
خوشبو کو محسوس کرے
اور
درد کو ہنس کر سہہ جائے۔

Scanned with CamScanner

جب راہ میں شام پڑے

بیکار نہیں پھرتے
مہکے ہوئے باغوں میں
بن یار نہیں پھرتے

تکرار نہیں کرنا
میں مانگوں جو دل تم سے
انکار نہیں کرنا

مجبوری نہ آ جائے
دل اپنا ڈرتا ہے
کہیں دوری نہ آ جائے

Scanned with CamScanner

کوئی دید نہ کھا جائے
سارا ہے جہاں بیری
کوئی بیچ نہ آ جائے
فرقت نہ مجھے دینا
نہ ہو وصل مقدر میں
تو خواب ہی دے دینا

بے شک تمھیں جانا ہے
تم وعدہ کرو پہلے
پھر لوٹ کے آنا ہے

پنچھی سے اثر لینا
جب راہ میں شام آئے
تو گھر کی خبر لینا

Scanned with CamScanner

صحبت

ہوا نے دھیرے سے آ کر
شجر کے سبز پتّے پر
لکھا یہ پیار سے جاناں

مری آوارگی اک دن
کرے گی تجھ کو آوارہ

Scanned with CamScanner

○

زندگی کے دکھوں کی کہانی ہے تُو
اور تو کچھ نہیں زندگانی ہے تُو

لوٹ کر آئی ہوں زندگی کی طرف
زندگی سے مرا عقدِ ثانی ہے تُو

کوئی میری زباں یاں سمجھتا نہیں
اس جہاں میں مری ترجمانی ہے تُو

ایک اجڑا ہوا باغ ہے زندگی
اور اس باغ کی نگہبانی ہے تُو

کتنے آنسو رواں ہیں مری آنکھ سے
اور انھیں آنسوؤں کی روانی ہے تُو

Scanned with CamScanner

O

میری ہمت بڑھا رہا ہے وہ
دل سفینہ چلا رہا ہے وہ

اس پہ میں خرچ ہو چکی ہوں مگر
اب بھی مجھ کو کما رہا ہے وہ

کب گنوایا ہے اپنے یاروں کو
کھوٹے سکے گنوا رہا ہے وہ

Scanned with CamScanner

اس کے پہلو سے لگ کے بیٹھی ہوں
مجھ کو غم سے بچا رہا ہے وہ

اک کہانی سنا رہی ہوں میں
اک کہانی سنا رہا ہے وہ

اس کی زلفیں سنوارتی ہوں میں
میرے گیسو بنا رہا ہے وہ

میں نے چوما ہے اس کے ہاتھوں کو
میرے پاؤں دبا رہا ہے وہ

ہم سمندر کی سیر کو نکلیں
ایک کشتی بنا رہا ہے وہ

میں نے اس سے سبھی چھپایا ہے
مجھ کو سب کچھ بتا رہا ہے وہ

Scanned with CamScanner

چاند اپنے کو تکتا جاتا ہے
سب ستارے بجھا رہا ہے وہ

تم بھی اس کے فریب میں آؤ
جال ایسا بچھا رہا ہے وہ

میری زلفیں بکھیر کر مجھ پر
مجھ کو مجھ سے چھپا رہا ہے وہ

اس نے کب بھیک تم سے مانگی ہے
حق ہی اپنا جتا رہا ہے وہ

تم ابھی کال اس کو مت کرنا
اپنے بچے سلا رہا ہے وہ

میں نے اس کو بہت رلایا تھا
اب کے مجھ کو رلا رہا ہے وہ

Scanned with CamScanner

میری آنکھوں میں دیپ جلتے ہیں
اور ان کو بجھا رہا ہے وہ

جس کو چھوڑا تھا بے وفا کہہ کر
میرے غم سے نبھا رہا ہے وہ

میں نے دھونا ہے ان کو اشکوں سے
داغ دل کے دکھا رہا ہے وہ

کل خدا کو برا جو کہتا تھا
اب مصلے بچھا رہا ہے وہ

ہے ذرا دیر اس کے آنے میں
اپنا رستہ بنا رہا ہے وہ

ہاتھ میں اس کا کس طرح تھاموں
اپنا دامن چھڑا رہا ہے وہ

میں عمارت ہوں ایک ٹوٹی ہوئی
میرا ملبہ اٹھا رہا ہے وہ

Scanned with CamScanner

شرط

مجھے مالی نے گلشن میں
بس اتنی شرط پر سینچا
کہ میری جتنی خوشبو ہے
وہ سارے باغ کی ہوگی

میں پھر انکار کیا کرتی ؟
مجھے تو بس مہکنا تھا!

Scanned with CamScanner

پرندے چہچہاتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے
چمن میں گنگناتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے

مری مہندی ، مری چوڑی ، مرے دو ہاتھ کے کنگن
تمھیں واپس بلاتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے

ہمارے گھر کے بام و در ہمیں واپس بلاتے ہیں
چلو ہم لوٹ جاتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے

وہ بچے جن کو سارا سال غم ہنسنے نہیں دیتا
وہ بچے مسکراتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے

ہمارے باغ میں اک پیڑ پر بیٹھے ہوئے بلبل
ترانے گنگناتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے

جو ہم سے روٹھ کے کمروں میں قیدی بن کے بیٹھے ہیں
انھیں جا کر مناتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے

وہ قبروں سے نہ گر بولیں ، ہماری سن تو لیتے ہیں
انہیں جا کر بتاتے ہیں کہ سر پر عید آئی ہے

Scanned with CamScanner

تُو بھی لوٹ کے آ ہرجائی

عید کا جشن منائیں ہم بھی
گیت خوشی کے گائیں ہم بھی
کئی دنوں سے بچھڑے ہوئے ہیں
آؤ اک بن جائیں ہم بھی

عید منائیں ہم کچھ ایسے
شاخ پہ پھول کھلیں ہوں جیسے
گلے میں باہیں ڈال کے ملیے
چھوڑیں جھگڑے ایسے ویسے

عیدیں سال میں دو ہوتی ہیں
باقی باتیں سو ہوتی ہیں
چوٹ ہے اک لوہار کی کافی
اور سنار کی سو ہوتی ہیں

Scanned with CamScanner

چوڑیاں مہندی کپڑے جوتے
دیکھنا آج کوئی مت روٹھے
دودھ سویاں مل کر کھاؤ
رہیں نہ کوئی پیٹ سے بھوکے

روٹھی سہیلی ملنے آئی
عید کا تحفہ ساتھ میں لائی
کل تک تھی میں سوگ میں بیٹھی
آج خوشی سے عید منائی

تُو نے بستی دور بسائی
تُو بھی لوٹ کے آ ہرجائی
عید کے دن تو دید ہو تیری
دیتا ہے دل آج دہائی
تُو بھی لوٹ کے آ ہرجائی

Scanned with CamScanner

O

میں جب بھی دیکھتی ہوں پھول کوئی
تبھی ہوتی ہے مجھ سے بھول کوئی

یہ قصہ مختصر تھا ، مختصر ہے
نہ دے قصے کو میرے طول کوئی

ابھی موجود ہے مقتل میں قاتل
نہ لب کھولے یہاں مقتول کوئی

Scanned with CamScanner

سمندر پار بیٹا کیا گیا ہے
نہ خط اس کا ہوا موصول کوئی

بہاروں میں کہیں مرجھا نہ جائیں
کہ پھولوں سے ہٹائے دھول کوئی

لگائے تو نے جیسے دام میرے
لگاتا ہے بھلا یوں مول کوئی

کوئی بیٹی کا گھر کیسے بسائے
اگر رشتہ نہ ہو معقول کوئی

ضرورت کیا ہے اس کو چھیڑنے کی
اگر ہے کام میں مشغول کوئی

مری تم بات ہلکی لے رہے ہو
تمہیں لگتی ہوں کیا مجہول کوئی

Scanned with CamScanner

خدا جانے نظر کس کی ہوئی ہے
مری دھرتی ہے جیسے چول کوئی

مجھے ڈر لگ رہا ہے ، ہو نہ جائے
تمہارے پیار میں معزول کوئی

نہ جانے صاف ہو گی گرد کیسے
نہ دیکھا پیار میں مصقول کوئی

ثمینہ تجھ میں ایسی بات کیا ہے
تجھے کرتا ہے اب منقول کوئی

Scanned with CamScanner

O

گھڑی میں کیا ہے تم کو بتایا نہ جائے گا
یہ بوجھ تم سے سر پہ اٹھایا نہ جائے گا

ہنستے ہوؤں کو اور ہنسایا نہ جائے گا
روتے ہوؤں کو اور رلایا نہ جائے گا

گرچہ وہاں پہ میرا ہے سامان قیمتی
جلتے ہوئے مکان میں جایا نہ جائے گا

شدت کی پیاس بھی ہے اور تیز بھوک بھی
مجھ سے تو آج روزہ نبھایا نہ جائے گا

Scanned with CamScanner

اب تو چناؤ ہو چکا سب ووٹ دے چکے
جیتے ہوؤں کو اب تو ہرایا نہ جائے گا

بازار بند ہیں کوئی گاہک نہیں کہیں
اس شہر میں تو رزق کمایا نہ جائے گا

تم نے وفا کے نام پہ تہمت لگائی ہے
تم سے وفا کا گیت سنایا نہ جائے گا

یہ رب ہی ہے جو روز بناتا ہے چاک پر
تم سے تو اک بشر بھی بنایا نہ جائے گا

بیٹے کے باپ سے کہا، بیٹی کے باپ نے
تم سے تو میرا درد بٹایا نہ جائے گا

گندم کہاں پڑی ہے فقط جانتے ہیں سیٹھ
بستی کے مفلسوں کو بتایا نہ جائے گا

Scanned with CamScanner

اس نے میرا نام پکارا بسم اللہ!
جو ہے مجھ کو جان سے پیارا بسم اللہ!

میرے چاند نے مجھ سے کہا یہ ہنستے ہوئے
تُو ہے میری آنکھ کا تارا بسم اللہ!

آؤ مل کے ایک دعا ہم مانگتے ہیں
ٹوٹتا دیکھیں نہ کوئی تارا بسم اللہ!

Scanned with CamScanner

پیار کے بدلے پیار کی باتیں کی تم نے
تم نے بھی احسان اتارا بسم اللہ!

دنیا میں اک دوجے کو کھو بیٹھے ہیں
جنت میں ہو میل دوبارہ بسم اللہ!

میں نے اپنی نظر میں رکھا تھا اس کو
اس نے مجھ کو دل میں اتارا بسم اللہ!

پھر بھی تم سے پیار کی بازی جیتوں گی
کھیل ہوا یہ گر دوبارہ بسم اللہ!

بوڑھا باپ یہ بیٹے سے اب کہتا ہے
بنے اگر تُو مرا سہارا بسم اللہ!

تجھ کو چاہا ، تجھ کو پانا ہے میں نے
تیرے بن اب نہیں گزارہ بسم اللہ!

Scanned with CamScanner

○

آنسوؤں سے لکھی کہانی ہوں
تیری آنکھوں سے بہتا پانی ہوں

اب تلک ہاتھ پاؤں زخمی ہیں
بوڑھے ابا کی میں جوانی ہوں

پھینک دیتی ہوں اپنے دانے بھی
تُو سمجھتا ہے میں سیانی ہوں!

Scanned with CamScanner

دور تک اس میں غم نہیں آتا
میں محبت کی راجدھانی ہوں

میں تو صبر و رضا کا قصہ ہوں
تیری نظروں میں بد گمانی ہوں

پھینک دے مجھ کو توڑ دے پیالہ
دیکھ مجھ کو میں کھارا پانی ہوں

دیکھ کر مجھ کو پھیر مت نظریں
میں ترے ظلم کی نشانی ہوں

جاتے جاتے بس اتنا کہنا ہے
تُو بھی فانی ہے، میں بھی فانی ہوں!

Scanned with CamScanner

میں جب بھی دیکھتی ہوں پھول کوئی
تبھی ہوتی ہے مجھ سے بھول کوئی

یہ قصہ مختصر تھا مختصر ہے
نہ دے قصے کو میرے طول کوئی

سبھی کردار ہوں اپنی جگہ پر
کہانی ہو نہ میری جُھول کوئی

ابھی موجود ہے مقتل میں قاتل
نہ لب کھولے یہاں مقتول کوئی

سمندر پار بیٹا کیا گیا ہے
نہ خط اس کا ہوا موصول کوئی

بہاروں میں کہیں مرجھا نہ جائیں
کہ پھولوں سے ہٹائے دھول کوئی

مری تم بات ہلکی لے رہے ہو
تمہیں لگتی ہوں کیا مجہول کوئی

مجھے ڈر لگ رہا ہے ہو نہ جائے
تمھارے پیار میں معزول کوئی

کوئی بیٹی کا گھر کیسے بسائے
اگر رشتہ نہ ہو معقول کوئی

ثمینہ تجھ میں ایسی بات کیا ہے
تجھے کرتا ہے اب منقول کوئی

ثمینہ رحمت منال

Scanned with CamScanner

ثمینہ رحمت ہماری ہونہار شاعرات میں سے ایک ہیں اور بہت اچھے شعر کہنے والی ہیں. انھوں نے نظمیں بھی کہی ہیں اور غزلیں بھی اور ہر جگہ پتہ چل جاتا ہے کہ یہ نظم یا غزل کہنے والی ثمینہ رحمت ہیں. یہ کسی بھی شاعرہ کے لیے بہت کمال کی بات ہوتی ہے کہ وہ اپنی شاعری سے پہچانی جائے اور ثمینہ رحمت اپنی شاعری سے پہچانی جاتی ہیں اور اب جو ان کا مجموعہ آیا ہے محبت کے بعد، تو اس میں صرف محبت کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ثمینہ محبت بانٹتی ہیں اور ان کے نزدیک محبت کوئی محدود معنوں میں استعمال ہونے والا لفظ نہیں ہے چنانچہ ان کی محبت کا دائرہ انسانوں سے لیکر ہر اس چیز تک پھیلتا ہے جو حساس ہے. حساس درخت بھی ہوتے ہیں، جن چیزوں کو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ حساس نہیں ہیں وہ بھی حساس ہوتی ہیں. اور اب تو ثمینہ رحمت کی زندگی میں اک نیا باب آیا ہے جس کے حوالے سے میں نے انھیں بہت عرصے کے بعد خوش دیکھا ہے، وہ اپنے خوبصورت بیٹوں سے ملی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ انھوں نے ایک عرصہ بہت اذیت میں کاٹا ہے اور میری دعا ہے کہ وہ اس اذیت کو بھول جائیں اور اپنا محبت کا سفر جاری رکھیں، اسی میں سکون ہے اسی میں راحت ہے. میں ان کو ان کے نئے مجموعے محبت کے بعد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

عطاء الحق قاسمی

تمثیل پبلیکیشنز لاہور۔ کراچی

10800>

9 789697 280230